YOUTH PARLIAMENT PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT
Thursday, August 06, 2009

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran................	1
2.	Leave of Absence…………………………..	2
3.	Resolution Re:	
4.	Resolution Re:	
5.	Motion Re:	
6.	Resolution Re:	

Printed and Published by Pildat, Islamabad.

YOUTH PARLIAMENT PAKISTAN
DEBATES

The Youth Parliament of Pakistan met in the Margala Hotel, Islamabad, on 6th August, 2009 at forty minutes past nine in the morning with Madam Deputy Speaker (Kashmala Khan Durrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ ٱللهِ ٱلرَّحْمٰنِ ٱلرَّحِيْمِ
اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ۔ فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ۔ وَ لَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ۔ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ۔ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاءُوْنَ۔ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ۔

ترجمہ: کیا آپ نے اس کو دیکھا جو روزِ جرا کو جھٹلاتا ہے ۔ پس وہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا ۔ پس ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ جو دکھلاوا کرتے ہیں ۔ اور برتنے کی چیز تک روکتے ہیں ۔ سورة الماعون

Madam Deputy Speaker: The first item on the agenda is a resolution by Mr. Zameer Ahmed Malik and Mr. Asad Asgher Janjua.

Mr. Zameer Ahmed Malik: Thank you Madam Speaker. "This House is of the opinion that any proposal of division of provinces specially Punjab on the basis of language and ethnicity is rejected".

میڈم سپیکر! میں نے اور اسد اصغر جنجوعہ نے یہ سوچا کہ جس طرح پنجاب کو تقسیم کرنے کی بات کی جا رہی ہے اور ایک نیا سرائیکی صوبہ بنا کر لڑانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ صدر آصف علی زرداری نے اس کو جس طرح سے reject کیا، میں ان کو سلام پیش کرتا ہوں کہ پنجابیوں کر لڑانے کی جو سازش تھی اس کو صدر پاکستان نے یہ بیان دے کر کہ پاکستان پیپلز پارٹی پانچواں صوبہ کسی صورت تسلیم نہیں کرے گی اور صدر پاکستان نے ایک بار پھر پنجابیوں پر احسان کیا کہ جب پنجاب میں سے ہی اپنے آپ کو مسلم لیگی کہنے والے نے اس سازش کا آغاز کیا کہ پنجابیوں کو آپس میں لڑا کر بہاولپور یا سرائیکستان کے صوبے بنائے جائیں تو اس وقت پاکستان پیپلز پارٹی کے صدا ایک تھی کہ ہم کسی پانچویں صوبے کو تسلیم نہیں کرتے کیونکہ یہ مسائل کا حل نہیں ہے۔ بلوچستان میں بروہی ہیں، پختون ہیں اور اگر ہم زبان کی بنیاد پر صوبے بنانے شروع کریں

گے تو پاکستان کے مسائل بڑھ جائیں گے اور مزید صوبے بنانے کی بجائے انہی صوبوں پر اکتفا کریں اور 1973 کا Constitution restore کریں اور اس میں کیے گئے صوبائی خود مختاری کے وعدے کو پورا کریں۔ آخر میں بحیثیت ایک پاکستانی اور پنجابی کے اس کو condemn کرتا ہوں۔ یہ پنجاب میں پنجابیوں کو لڑانے کی سازش تھی، میں صدر پاکستان کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پنجابیوں پر احسان کیا کہ اس سازش کو ناکام کیا۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Raheel Khan Niazi.

جناب راحیل خان نیازی: شکریہ جناب سپیکر۔ میرا point of view یہ ہے کہ اگر آپ NWFP کا نام پختونخوا رکھتے ہیں اور اس سے وہ لوگ خوش ہوتے ہیں تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ problem کیا ہے۔ اسی طرح سے کچھ علاقے کے لوگ یہ چاہ رہے ہیں کہ صوبوں کو زبان کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے، تو وہ یہ تو نہیں کہہ رہے کہ جیسے ہی تقسیم ہو گی تو ہم انڈیا کے ساتھ مل جائیں گے بلکہ وہ چاہ رہے ہیں کہ ان کو تھوڑی سی autonomy مل جائے گی۔ جس طرح انڈیا میں بھی federating units ہیں مگر حکومت کے پاس صرف کرنسی، دفاع، وزارت خارجہ ہے۔ اسی طرح اگر یہاں پر بھی ہو جائے تو اس سے cost effectiveness ہو جائے گی۔ آپ کی اتنی بڑی کابینہ ہے، اس کی strength کم ہو جائے گی اور آپ کے تین یا چار local representatives ہوں گے۔ اس کے علاوہ accountability اچھی ہو جائے گی، transparency ہو جائے گی۔ یہ جو تجویز ضمیر ملک صاحب لائے ہیں، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اس کی basis کیا ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Rafiq Wasan.

جناب رفیق وسان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ میڈم سپیکر۔ پاکستان میں یہ بحث ایک ماہ سے چل رہی ہے اور یہ اتنی نئی بھی نہیں ہے کیونکہ اس کا تعلق provincial autonomy سے ہے۔ جہاں تک پنجاب کی تقسیم یا پاکستان میں نئے صوبے بنانے کا تعلق ہے اور وہ بھی language and ethnic بنیادوں پر، تو اس پر میرا خیال ہے کہ ان بنیادوں پر تو اس کی کوئی justification نہیں بنتی کیونکہ پاکستان کی political nature کافی sensitive ہے۔ اگر پنجاب کو زبان کی بنیاد پر تقسیم کر کے سرائیکستان یا سرائیکی بیلٹ کو صوبہ بنایا جا رہا ہے تو ہمارے جو باقی صوبے ہیں جیسا کہ NWFP میں ہزارہ کی جو علاقہ ہے وہ بھی یہ کہیں گے کہ ہمیں زبان کی بنیاد پر الگ کیا جائے۔ جس طرح ضمیر صاحب نے بتایا کہ بلوچستان میں بروہی یا دیگر قبائل ہیں اور یہاں پر جو پشتون بیلٹ ہے، وہ بھی کہیں گے کہ ہمیں بھی الگ صوبہ بنایا جائے۔ اسی طرح سے کراچی کا case بھی پاکستان کے scenario میں بہت sensitive ہے۔ اس طرح سے میرا خیال ہے ایک disintegration کا عمل شروع ہو جائے گا۔ قائد اعظم یونیورسٹی کے طارق رحمن صاحب نے روزنامہ ڈان میں ایک مضمون لکھا تھا جس کا میں حوالہ دوں گا۔ Language and ethnicity کی بنیاد پر تو اس کو کسی طرح سے justify نہیں کیا جا سکتا لیکن ایک بحث ہے کہ Punjab Pakistan کے political culture میں dominant رہا ہے۔ اس کی ایک justification یہ دی جاتی ہے کہ ان کی طاقت یا influence کم

اس حوالے in terms of its influence on Military and Bureaucracy کرنے کے لیے سے اس کو دیکھا جا سکتا ہے اور وہ بھی consensus build up کیا جائے ورنہ میرے خیال میں language and ethnicity کی بنیاد پر پاکستان کو disintegrate کرنا اس ملک کی sense کے خلاف ہو گا۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Abdullah Leghari.

جناب عبداللہ لغاری: شکریہ محترمہ سپیکر۔ ضمیر صاحب جو resolution لائے ہیں میں outrageously اس کے خلاف نہیں جاؤں گا by saying that ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ اگر ہم اس کی basis پر جائیں تو زبان کو اتنا بڑا مسئلہ نہیں بنایا جا رہا کہ اسی بنیاد پر ہمیں الگ صوبہ دیا جائے۔ Green party کا موقف اس پر بہت سادہ ہے کہ provincial autonomy اگر ان کے مسائل کے حل میں مدد دیتی ہے تو اس وقت practice کرنے کے لیے یہ کوئی برا experiment نہیں ہے۔ یہ بات درست ہے کہ اس وقت ہمارے چاروں صوبوں کے بہت زیادہ مسائل ہیں اور ہم ان کو completely follow up نہیں کر پا رہے۔ اس صورتحال میں ایک نیا صوبہ شاید مسائل میں مزید اضافہ کر دے۔ جہاں تک جنوبی پنجاب کے لوگوں کی بات ہے تو وہ محسوس کرتے ہیں کہ شاید ان کی representation اس طرح سے نہیں ہو رہی جس طرح وہ چاہ رہے ہیں کیونکہ پنجاب میں ان کے مسائل حل نہیں ہو رہے۔ پنجاب سب سے نہ صرف بڑا صوبہ ہے بلکہ وسائل کے حوالے سے بھی کافی scented area ہے اور northern پنجاب کو power hub کہا جاتا ہے۔ اس لیے وہ علاقے جو deprived feel کر رہے ہیں، زبان تو ایک وجہ بتائی جاتی ہے وہ کوئی exclusive reason نہیں ہے اور ہم نہیں سمجھتے کہ زبان ہی کی بنیاد پر ایک الگ صوبہ بنایا جائے بلکہ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اس علاقے کے معاشی، سماجی مسائل کے حوالے سے survey conduct کیا جائے اور اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ ان کے مسائل حل نہیں ہو رہے اور وہ تب ہی ہوں گے جب الگ صوبہ بنایا جائے، تو میرے خیال میں اس میں کوئی harm نہیں ہے کہ ان کو provincial autonomy کے حوالے سے ایک نیا صوبہ بنا دیا جائے۔ ضمیر صاحب نے جو زبان کی بات کہ تو میں اس سے اتفاق کرتا ہوں لیکن باقی مسائل کے سلسلے میں بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ اس علاقے میں ہیں، اس بنیاد پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ صوبہ نہ بنایا جائے اور جس بنیاد پر انہوں نے اپنے لیڈر، اپنے قائد عوام کو سلام پیش کر رہے تھے۔ اس طرح سے یہ غور کیا جائے کہ وہاں پر دیگر مسائل بھی ہیں اور اگر کوئی صوبہ بنتا ہے تو یہ کوئی بڑا issue نہیں ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Zameer Sahib.

جناب ضمیر احمد ملک: جیسا کہ میرے بھائی نے قائد عوام کہا، میں نے یہ بات نہیں کی، قائد عوام تو شہید ذوالفقار علی بھٹو کو کہا جاتا ہے، میں صدر پاکستان کی بات کر رہا تھا۔ دوسری بات جو میرے بھائی نے کی کہ صوبوں کے مسائل ہیں تو اگر صوبے بنانے سے حل ہوتے ہیں تو 1973 کے بعد بلوچستان صوبہ بنا، کون سا مسئلہ حل ہوا؟ وہ صوبہ ویسے کا ویسا ہی deprived ہے۔ اگر صوبے بنانے مسئلہ حل ہوتا ہے تو سندھ اور بلوچستان کی سرحد پر جھل مگسی،

جعفر آباد ایسے علاقے ہیں جہاں پر بلوچ اور سندھی رہتے ہیں اور ان میں قبائلی جھگڑے ہوتے رہتے ہیں، یہاں پر development zero per cent ہوئی ہے،سکول، پانی، بجلی اور گیس نہیں ہے۔ 1973 کے آئین میں صوبائی خود مختاری کا وعدہ کیا گیا تھا، اس کو پورا کیا جائے اور پچھلے چند سالوں میں devolution of power کا programme آیا جس میں ناظم اور کونسلر وغیرہ تھے، اگر وہ بھی کام نہیں کر سکے تو پھر صوبائی خود مختاری دی جائے۔ اگر جنوبی پنجاب کی بات کی جاتی ہے تو شاہ محمود قریشی کا تعلق وہاں سے ہے، اس پہلے بھی وہ وزیر رہ چکے ہیں، آج کا وزیر اعظم بھی جنوبی پنجاب سے ہے۔ لغاری صاحب اور دوست محمد کھوسہ صاحب کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے، اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جنوبی پنجاب کو دانستہ پیچھے رکھا گیا ہے۔ شہری اور دیہاتی زندگی میں فرق ہوتا ہے اور جنوبی پنجاب میں زیادہ تر لوگ دیہاتوں میں رہتے ہیں، اس کا شہری زندگی سے موازنہ نہ کیا جائے۔ آپ تو لاہور میں رہتے ہیں، آپ تو وہاں پر گئے ہی نہیں ہوں‌گے اور اگر گئے ہوں گے تو دو چار دن کے لیے جاتے ہوں گے۔ پنجاب، سندھ، بلوچستان اور سرحد کو اپنے وسائل کا حق دیا جائے اور جس صوبے کو زیادہ فنڈ کی ضرورت ہے، اس کو دیے جائیں۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

جناب عبداللہ لغاری: میڈم! پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ جس علاقے کے حوالےسے بات کر رہے ہیں اور مجھے بھی جنوبی پنجاب کا کہہ رہے ہیں اور یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ مجھے جنوبی پنجاب کا پتا نہیں ہے۔ ضمیر صاحب شاید خود نہیں گئے اور مجھے نہیں معلوم یہ کس بنیاد پر کہہ رہے ہیں کہ ہم وہاں پر represent نہیں کرتے۔ وہاں کا جو life style ہے اس کو اتنا بھی rural نہ سمجھا جائے، وہاں پر بھی کافی کام وغیرہ ہو رہے ہیں۔ وزیر اعظم صاحب یا شاہ محمود قریشی صاحب ہی کام نہیں کر رہے تو پھر وہاں کے لوگ صحیح چیخ رہے ہیں کہ ہمیں خود مختاری دی جائے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable A. D. Tahir.

جناب اللہ دتہ انور: شکریہ محترمہ سپیکر۔ سب سے پہلے ضمیر صاحب نے جو کہا کہ وہ language and ethnic base پر اس division کو reject کرتے ہیں تو ہم جنوبی پنجاب والے اس کو نہ زبان کی بنیاد پر اور نہ ہی ethnic base پر اس کو separate کرنا چاہتے ہیں۔ محترمہ سپیکر! ہمیں صرف سہولتیں، سڑکیں، سکول، یونیورسٹیاں چاہییں، ہم کوئی الگ ملک نہیں چاہ رہے۔ اگر وزیر اعظم ملتان سے بن جاتے ہیں تو یہ ان کی اعلی ظرفی ہے کہ وہ دوسرے وزرا اور وزرائے اعظم کی طرح اسلام آباد سے سب کچھ اٹھا کر ملتان میں لگا دیتے۔ جب ان سے بات کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ I am Prime Minister of whole Pakistan. وہاں کا کوئی شخص اگر کسی اعلی عہدے پر ہے تو اس نے تو پورے ملک کو دیکھنا ہے۔ محترمہ سپیکر! اگر اس کا نام سرائیکستان رکھا گیا تھا تو بہت سے لوگوں کی رائے ہے کہ اس کا نام سرائیکستان کی بجائے جنوبی پنجاب، پنجاب phase II یا جس پر بھی consensus ہو وہ رکھ دیا جائے۔ ہم اپنی دور اندیشی کی وجہ سے 1947 سے اب تک خمیازہ بھگت رہے ہیں کہ آج اگر اس کو الگ کیا گیا تو کل

کو وہ کہے گا۔ اس بات کی کیا logic ہے کہ لاہور میں بیٹھے ہوئے وزیر اعلی رحیم یار خان میں کسی مسئلے کے لیے جاتے ہیں۔ اتنی بڑی آبادی کی وجہ سے مسائل حل نہیں ہو رہے۔

جہاں تک یہ بات کہ جنوبی پنجاب کو الگ کیا جائے تو بہاولپور والے کھڑے ہو جاتے ہیں تو بہاولپور، ملتان، ڈی جی خان والے سب اگر لاہور کے تحت کام کر سکتے ہیں تو جنوبی پنجاب کا صوبہ بننے کی صورت میں کیوں اکٹھے کام نہیں کریں گے۔ یہ language and ethnic basis نہیں ہیں، ہم صرف اپنا حق چاہتے ہیں، برائے مہربانی اس کو اس بنیاد پر exploit نہ کیا جائے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Mir Fahad Iqbal.

میر فہد اقبال: یہ جو resolution ہے اس کے خلاف ہی بولا جا سکتا ہے، کون اس کی حمایت کر سکتا ہے۔ وہاں کی جتنی بھی leadership اور وہاں کے لوگوں کا basis یہ تھا کہ یہاں پر administration improve کرنی ہے، وہاں پر administrative problems ہیں۔ لاہور کا بجٹ پورے جنوبی پنجاب سے زیادہ ہے، وہاں کے ناظمین، ڈسٹرکٹ اور ٹاؤن ناظمین تک بجٹ پہنچتا ہی نہیں۔

انہوں نے دوسری بات کہی کہ صوبے بنانےسے مسئلے حل نہیں ہوئے۔ مسئلے حل نہیں ہوتے لیکن کم از کم ایک recognition ملتی ہے۔ بلوچستان کا صوبہ بنا تو یہ پتا چلا کہ وہاں پر مسائل ہیں۔ ان کی حکومت اگر یہ چاہتی ہے کہ provincial autonomy دینی چاہیے تو اس کا پہلا قدم یہ ہو سکتا ہے کہ آپ administration improve کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ divide کریں جس طرح پڑوسی ملک میں provinces بڑھ گئے، اس کی وجہ کیا تھی، وہاں تو ایسے language and ethnic crisis تھے، یہی تھا کہ وہاں پر بھی administrative problems تھے اور اس وجہ سے انہوں نے divide کیا۔ اگر آپ نے provincial autonomy دینی ہے اور administration improve کرنی ہے اور یہ ensure کرنا ہے کہ grass root level تک سارے مسائل حل ہوں تو provinces بڑھنے چاہییں۔ بلوچستان میں crises کی وجہ یہ ہے کہ وہاں پر provincial autonomy نہیں دی گئی اور بلوچستان میں مزید divisions بھی ہیں، اگر اس طرح سے مسئلہ حل کیا جا سکے تو میرے خیال میں اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Ahsen Yousaf.

جناب احسن یوسف: ضمیر صاحب کا resolution لانا ایک اچھا قدم ہے لیکن انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اس کی کوئی feasibility بھی ہے کہ نہیں۔ جہاں تک provincial autonomy and further division of the provinces کا تعلق ہے وہ دو مختلف issues ہیں لیکن supplementary and related بھی ہیں۔ ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ پنجاب کی 56% population ہے اور اس کا 24% land mass ہے۔ بلوچستان جیسے صوبے میں 44% land mass and 6% population ہے۔ جب ہم further division کی بات کرتے ہیں تو ایک چیز سامنے آتی ہے کہ پنجاب بہت بڑا صوبہ ہے جس کی وجہ سے دوسرے صوبے اپنے آپ کو marginalized and ignored سمجھتے ہیں کہ پنجاب سارے وسائل لے رہا ہے۔ انڈیا کے تقسیم کے وقت 15 provinces تھے، اب 28 ہیں۔ بنگال بہت بڑا صوبہ تھا، 1905 میں administrative purpose کی وجہ سے

اس کو تقسیم کیا گیا تھا۔ ایک اور issue یہ ہے کہ اس کی تقسیم ethnicity یا administrative problems کی وجہ سے کیا جائے۔ جیسا کے طاہر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے ہاں کے لوگ marginalized سمجھتے ہیں۔ میں بھی ملتان اور رحیم یار خان گیا ہوں وہاں پر infrastructure نہیں ہے۔ ہم لاہور کو پنجاب سمجھتے ہیں لیکن جب اس آگے جائیں تو پتا چلتا ہے اس لیے کہا جا رہا کہ تین صوبے بنائے جائیں۔بہاولپور، جو پہلے ریاست تھی سرائیکی کے نام پر consensus ہو سکتا ہے کہ کیا ہونا چاہیے، لیکن حقیقتاً دیکھا جائے تو اس کی تقسیم ہونی چاہیے۔

اس کے علاوہ یہ جو مسئلہ ہوتا ہے کہ وزیر اعظم پنجاب سے ہے، سندھ سے ہونا چاہیے، یہ مسئلہ بھی ختم ہو جائے گا کیونکہ پنجاب کے تین صوبے ہوں گے۔ اس وجہ سے educational background کے حوالے سے development ہو گی۔ ہم لوگ politically grow کریں گے، مزید provincial assemblies بنیں گی۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس کی partition کب ہونی چاہیے تو اس پر بحث جاری ہے کہ یہ ابھی نہیں ہونی چاہیے کیونکہ ہمارے پاس پہلے Pandora box کھلا ہوا ہے، war on terror, poverty اور بہت سے مسائل ہیں۔ اس کو ہم مزیدdelay کر سکتے ہیں لیکن یہ نہیں کہ اس کو rule out کر دیا جائے اور یہاں پر مزید صوبے نہیں بننے چاہییں۔ اس کی development اس لیے نہیں ہوئی کہ ہم نے اس کے rural کو marginalized کر دیا ہے اور urban پر focus کرتے رہتے ہیں۔ اگر لاہور کی development دیکھیں اور دوسری جگہوں پر دیکھیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ لاہور دوسرے پنجاب سے مکمل طور پر distinguished, different ہے۔ میں یہ propose کرتا ہوں کہ مزید صوبے بنائے جائیں۔ نہ صرف پنجاب بلکہ دوسرے صوبوں کی بھی further division ہونی چاہیے۔ شکریہ۔

Mr. Zameer Ahmed Malik: Madam, point of order.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی ضمیر صاحب۔

جناب ضمیر احمد ملک: میں اپنے فاضل ممبران سے درخواست کروں گا کہ یہ ممبر کی بجائے Speaker کو address کیا کریں۔ میں ایک چیز کا اور اضافہ کرنا چاہوں گا کہ جب صوبے بنتے ہیں تو اس کے لیے structure, staff, machinery اور اسمبلی کے لیے بجٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں پر چار صوبوں کو بجٹ نہیں مل رہا، آپ مزید صوبوں کی بات کر رہے ہیں تو بجٹ کہاں سے آئے گا۔ وہ بجٹ اس پر صرف کرنے کی بجائے جہاں پر آپ سمجھتے ہیں کہ مسائل ہیں، وہاں خرچ کیا جائے۔ ہم وہاں پر structure بنائیں، اس میں پندرہ، بیس سال لگیں اور ایک نیا محاذ کھولا جائے، ان کا الگ بجٹ مختص کرنے کی بجائے کیوں نہ اس بجٹ میں سے ان پر خرچ کیا جائے۔ شکریہ۔

ایک معزز ممبر: جہاں تک ضمیر صاحب نے budgetary problem کا ذکر کیا ہے تو جیسا کہ ہم local government system میں مقامی طور پر revenue generate کرتے ہیں اور ہماری concurrent list ہے جس میں sales tax provincial domain ہونا چاہیے لیکن وہ federal ہے، اس طرح provincial autonomy بھی ہو جائے گی اور سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Esam Rehmani.

جناب ایصام رحمانی: شکریہ محترمہ ڈپٹی سپیکر۔ میں ضمیر ملک صاحب کا شکر گزار ہوں کہ اس order of the day میں سب سے attractive resolution یہی ہے۔ جن لوگوں نے اس کی حمایت کی ہے وہ کم از کم مجھے تو convince نہیں کر پائے کہ ایسا کیوں نہیں ہونا چاہیے۔ پہلی بات یہ کہ لغاری صاحب نے Green party کی پالیسی بتا دی تھی کہ ہم لوگ provincial autonomy پر believe کرتے ہیں۔ اگر further division سے delegation of authority ہوتا ہے، یہ نہ صرف cost affective ہے بلکہ اس سے development increase ہوتی ہے۔ میں اس کی مثال اس طرح سے دوں گا کہ دنیا بھر میں شیرف سسٹم ہوتے ہیں، جس میں چھوٹے چھوٹے علاقوں میں سے پولیس کا نمائندہ بنایا جاتا تاکہ اس علاقے میں امن رہے۔ جب اس کو گھر اس علاقے میں ہو گا تو وہ ہر طرح سے کوشش کرے گا کہ اس کو protect کرے۔ اگر ایک بندے کو اس اپنے علاقے میں لگایا جا رہا ہے تو I think it will cause most stability in the region. ہمارے خاندانوں میں جب بچے بڑے ہو جائیں تو گھر الگ کر دیے جاتے ہیں مگر خاندان ایک ہی رہتا ہے۔ اگر وہ پاکستان میں ایک کی جگہ دس صوبے بھی مانگیں تو دینے چاہییں، چاہے وہ language کی base پر ہوں یا ethnicity پر ہوں۔ If it is a solution to a problem, then why not? میں چاہتا ہوں کہ یہ resolution pass ہو۔ Green party کبھی نہیں چاہتی کہ resolution pass نہ ہو مگر ضمیر صاحب اگر ہمیں تھوڑا سا convince کر لیں تو ہم لوگ اپنی پالیسی پر نظر ثانی کریں گے۔

جناب اللہ دتہ طاہر: میڈم! ضمیر صاحب سے میرا بھی سوال ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اے ڈی صاحب۔

جناب اللہ دتہ طاہر: محترمہ ابھی ضمیر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے پاس ان علاقوں کے لیے علیحدہ بجٹ نہیں ہے تو جو بجٹ پہلے دیا جا رہا ہے، وہ کیا ہمیں مل رہا ہے؟ کیا یہ چاہتے ہیں کہ ہم لوگ ترقی نہ کریں۔ محترمہ ڈپٹی سپیکر صاحبہ! میں اس resolution کے pass ہونے سے پہلے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میں واحد ممبر یوتھ پارلیمنٹ ہوں جس کے گاوں میں آج بھی بجلی نہیں ہے، میرے گاؤں سے چالیس کلو میٹر کے فاصلے پر ہائی سکول ہے اور اتنے ہی فاصلے پر RHC ہے، ہمیں بتائیں کہ ہم یہ سہولتیں کب حاصل کر سکیں گے؟ میں اس resolution کی پر زور مذمت کرتا ہوں اور House سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کو pass نہ کیا جائے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Yawar Hayat Shah.

جناب یاور حیات شاہ: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں ایک بات واضح کر دوں کہ کسی نئے صوبے کی بنیاد اس وقت رکھی جاتی ہے جب ہو تین features پورے کر رہا ہو اور وہ آبادی، رقبہ اور وسائل ہیں۔ اگر اس آبادی کے پاس وسائل نہیں ہیں تو اس کو صوبہ بنانے سے وفاق پر بوجھ بڑھ جائے گا۔ پاکستان پہلے ہی administrative, political, fiscal autonomy کا problem face کر رہا ہے۔ اس وقت ہمیں دیکھنا ہے کہ وہ لوگ جو یہ demand کر رہے ہیں، ان کے رقبہ اور آبادی تو ہے لیکن اگر وسائل نہیں ہیں تو وہ وفاق پر بوجھ بن جائے گا۔ اگر ethnic lines پر

division کی جائے تو پاکستان میں ethnic sensitivity بڑھ جائے گی اور اس سے انتشار پھیلنے کا خطرہ ہے اور ملک حالات اس کی اجازت نہیں دیتے کہ مزید تقسیم کی جائے بلکہ ہمیں provincial harmony کی طرف آنا چاہیے۔ Blue party provincial autonomy کو support کرتی ہے۔ اس وقت Talbotنے ایک phenomenon Punjabization of Pakistan introduce کرایا ہے کیونکہ اگر ہم آرمی اور بیوروکریسی کو دیکھیں تو اس میں Punjabi domination ہے۔ اس وجہ سے سرائیکی بیلٹ اور دوسرے صوبوں میں deprivation کی feeling پائی جاتی ہے۔ اس کو دور کرنے کا حل تو یہ ہے کہ صوبوں کی division کی جائے تاکہ equal representation of all areas ہو سکے لیکن ملک کے حالات اس کی اجازت نہیں دے رہے۔ اس لیے اس کا حل یہ ہے کہ concurrent list کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔ Administrative, political and fiscal autonomy دی جائے۔ 1973 کے آئین کی article 114 to 147 جو وفاق اور صوبوں کے تعلقات کو deal کرتے ہیں، ان کو review کیا جائے تا کہ اس مسئلے کا حل نکالا جا سکے۔ شکریہ۔

Mr. Esam Rahmani: Madam, point of order.

Madam Deputy Speaker: Yes.

جناب ایصام رحمانی: میڈم! اے ڈی طاہر صاحب کو خوش ہونا چاہیے کہ ان کے پاس کم از کم گاؤں تو ہے، ہمارے پاس تو وہ بھی نہیں ہے۔ جہاں پر بجلی کا infrastructure ہے، وہاں پر بجلی نہیں ہے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Umair Farruk Raja.

جناب عمیر فرخ راجہ: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں ضمیر ملک صاحب کی اس resolution کو دو حصوں میں تقسیم کرنا چاہوں گا۔ ایک حصہ division of provinces اور دوسرا حصہ division of Punjab on the bases of language and ethnicity. پنجاب اس وقت پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے اور اس کی آبادی تقریباً سات کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ اگر اس کی division کرنی ہے تو بجائے ethnicity or language پر کرنے کے اس کی بنیاد smooth administration پر رکھیں۔ اگر آپ اس کو ethnicity base پر کرتے ہیں تو آپ کا case weak ہو جاتا ہے کیونکہ اس طرح سے پنجاب میں پوٹھوہار والے، سرحد میں ہندکو بولنے والے، بلوچستان میں پشتون، سندھ میں اردو بولنے والے سب الگ صوبے کی بات کریں گے۔ اگر ضمیر ملک صاحب پنجاب کی بات کرتے ہیں تو اندرون سندھ میں deprived area ہے جس میں کوئی development نہیں ہوئی ان کو چاہیے کہ یہ پنجاب کی بجائے سندھ پر توجہ کریں تاکہ ان کی محرومی دور کی جائے۔ اس وقت پاکستان کا state structure unstable لگتا ہے کہ پاکستان کی ساٹھ فیصد آبادی ایک صوبے میں اور پنتالیس فیصد رقبہ دوسرا صوبے کا ہے تو اگر آپ صوبوں کی division کرنا چاہتے ہیں---

(مداخت)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اے ڈی صاحب، when the session is on آپ آپس میں باتیں نہیں کر سکتے۔

(مداخلت)

Madam Deputy Speaker: A. D. Sahib, if they are following the laws that is no excuse that we will not follow the laws. Umair Sahib.

جناب عمیر فرخ راجہ: شکریہ میڈم سپیکر۔ اگر آپ بین الاقوامی طور پر provinces division کی مثال لیں تو سری لنکا کا مثال سامنے آتی ہے جس کی کل آبادی بیس ملین ہے لیکن اس کے نو صوبے ہیں۔ الجیریا کی آبادی تقریباً پینتیس ملین کے قریب ہے اور اس کے اڑتالیس صوبے ہیں۔ 1947 میں انڈیا میں سولہ اور اب تیس کے لگ بھگ ریاستیں ہیں۔ اگر آپ اس بات کے ضامن بنتے ہیں کہ صوبے تقسیم کرنے سے neglected areas میں ترقی اور development ہو گی تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اس لیے پاکستان کے چاروں صوبوں کو area and population کے لحاظ سے تقسیم کر دیا جائے تاکہ وہاں کی administration and development easy ہو جائے۔ اگر آپ تقسیم پر متفق ہوتے ہیں تو اس کے لیے مناسب وقت چاہیے کیونکہ ملکی حالات آپ کے سامنے ہیں، ہم لوگ بیرونی مداخلت کا شکار ہیں۔ بلوچستان میں اسرائیل، انڈیا اور امریکی عناصر پہلے ہیں پاکستان کو توڑنے کی بات کر رہے ہیں اس لیے بجائے اتحاد کا مظاہرہ کرنے کے مزید تفریق پیدا کر رہے ہیں۔ آپ تقسیم ضرور کیجیے لیکن اس کی basis administration کو سامنے رکھ کر کرنی چاہیے کیونکہ اگر لسانی یا زبان کی بنیاد پر تقسیم مزید پھوٹ کا باعث بنے گی۔

جناب عبداللہ: میڈم سپیکر! میرا نام لسٹ میں تو نہیں ہے مگر میں کچھ add کرنا چاہوں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عبداللہ صاحب۔

جناب عبداللہ: میڈم سپیکر!میں ضمیر صاحب کی بات سے partially agree and partially disagree کروں گا عمیر صاحب کی بات سے۔ شاید نئے صوبے بنانے کے وسائل اور ہمت بھی نہیں ہے لیکن جو بات میری سمجھ میں آتی ہے کہ اگر پنجاب، سندھ یا بلوچستان کا کچھ حصہ ملا کر ایک صوبہ بنا دیا جائے تو پنجاب کے خلاف جو grievances ہیں، وہ تو کم ہو جائیں گے اور بہت سی ethnicities کی ایک صوبے میں assimilation ہو جائے گی جو کہ واقعی وفاق کی نمائندگی کر سکے۔ شکریہ۔

جناب حامد حسین: میں ایک چھوٹا سا point add کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کا دوسرا بڑا صوبہ ہے، سب سے بڑا صوبہ چین میں ہے۔ اگر اس کی division ethnic, administration lines پر ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن اس کو تقسیم کرنا ضروری ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Zameer Sahib.

جناب ضمیر احمد ملک: آپ اس resolution کو پڑھیں، ہم نے اس میں administrative lines کی بات کی ہے اور کچھ لوگوں نے language and ethnicity کا مشورہ دیا تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ جنوبی پنجاب میں کہاں سے revenue collect کریں گے؟ Green party کے manifesto میں لکھا ہوا ہے کہ ایسی تقسیم جس سے وفاق کو نقصان نہ پہنچے۔ وفاق کو کس طرح سے نقصان پہنچے گا کیونکہ جب provincial autonomy دیں گے تو کہیں گے کہ ہم نے اپنا ٹیکس بھی خود ہی utilize

کرنا ہے، اس لیے وفاق کو ایک روپیہ بھی نہیں ملنا۔ اس کے تحت وفاق کو تو نقصان ہو گا۔ عمیر بھائی نے مختلف ممالک اور انڈیا کی بات کی کہ وہاں پر مختلف صوبے ہیں تو انڈیا کی ہماری اور باقی ملکوں کی strategic location میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ہم جس خطے میں بستے ہیں، ہمارے مختلف مسائل ہیں۔ ہماری internal policy, foreign policy کو affect کرتی ہے۔ اگر لسانی یا زبان کی بنیاد پر صوبے بنائے جائیں گے تو میں پھر یہ کہوں گا کہ جنگ چھڑ جائے گی جو بلوچستان سے لے کر کشمیر تک جائے گی۔ میرے بہت سے دوست پاکستان میں بہت گھومے ہوں گے، میرا سندھ سے تعلق ہے لیکن میرا تعلق پنجاب سے ہے، جناب احمد ندیم قاسمی، لیفٹیننٹ جنرل ملک محمد حسین اعوان جو ضیاء الحق کے ساتھ شہید ہوئے، یہ لوگ میرے گاؤں میں پیدا ہوئے، اتنے بڑے لوگ وہاں پر پیدا ہوئے لیکن بجلی 2002 میں آئی ہے۔ اتنی مایوسی کیوں ہے کہ وہ صوبہ اور وہ علاقہ deprived ہے۔ آپ ماضی میں دیکھیں کہ جب پاکستان بنا تو 2 cotton factories تھیں، آج پانچ سو ہیں۔ ہمیں انڈیا یا British government سے ملا کیا؟ پاکستان کو کچھ بھی نہیں ملا تھا لیکن ہم ایک ایٹمی طاقت بنے اور دفاع پر خرچ ہونے کی وجہ سے صوبے neglect ہوئے لیکن انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت دور نہیں جنوبی پنجاب، بلوچستان اور تمام علاقوں میں ترقی ہو گی۔

بھائیوں نے ایک اور مشورہ دیا کہ بلوچستان اور سندھ کو ملا کر صوبہ بنایا جائے تو اگر یہاں پر کوئی بلوچی بھائی ہوتا اور اس کے سامنے آپ یہ بات کرتے تو آپ کو بڑا اچھا جواب ملتا۔ بلوچستان تو ایک ٹکڑا نہیں دیتا بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں پاکستان ہی نہیں چاہیے۔ آپ ان کو کہہ رہے ہیں کہ کچھ حصہ دے دیں تا کہ ہم ایک اور صوبہ بنا سکیں اس لیے ذرا ground realities دیکھیں۔ ہم اس کی مخالفت کیوں کر رہے کہ جب nintees میں جناح پور کی سازش ہوئی تو پنجاب، سرحد میں لاشیں آتی تھیں، اس وقت الطاف حسین نے جناح پور کی سازش کی، اگر آج آپ زبان کی بنیاد پر سرائیکیوں کو یا کسی کو بھی صوبہ دیتے ہیں تو متحدہ والے کہتے ہیں کراچی آپریشن میں ان کے تقریباً پندرہ ہزار کارکن شہید ہوئے تھے پھر ہمیں الطاف حسین کو محب وطن کہنا چاہیے کیونکہ پنجاب سے یا یہ لوگ۔۔۔

پورے پاکستان میں جہاں سرائیکی رہتے ہیں وہ اپنے آپ کو سرائیکی نہیں کہتے، یہ یاور صاحب جنوبی پنجاب سے ہیں، میانوالی بھی جنوبی پنجاب میں آتا ہے، میرا علاقہ بھی جنوبی پنجاب کے ساتھ ہے، ہم سے کوئی بھی پوچھے کہ تم کون ہو تو ہم یہ کہتے ہیں کہ پنجابی ہیں۔ جنوبی پنجاب والے سب اپنے آپ کو پنجابی کہتے ہیں اور سرائیکی کوئی بھی نہیں کہتا۔ ان کے تو منتخب نمائندے جن کا تعلق مسلم لیگ نواز سے ہے، وہ اس کی نفی کر رہے ہیں کہ یہ نہیں چاہیے تو پھر میری یا اے ڈی طاہر بھائی کی تو کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی کیونکہ ہم elected نہیں selected ہیں۔ ہم elected لوگوں کی رائے کا احترام کریں۔ شکریہ۔

(Different voices of Point of order)

جناب عبداللہ لغاری: جس طرح ضمیرصاحب نے green party کے manifesto کے حوالے سے کہا کہ وفاق کو مضبوط کرنا تو اگر غور سے پڑھیں تو یہ نہیں لکھا کہ وفاق ہی کو مضبوط کرنا ہے۔ اس کے علاوہ بھی چیزیں ہیں۔ اگر

آپ central policies اپنا کر اگر اسی کو دیکھیں گے اور ارد گرد نہیں دیکھیں گے تو پھر وفاق لے کر بیٹھے رہیں، باقی کو چھوڑ دیں۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

ایک معزز رکن: میں ضمیر صاحب کو یہ بتانا چاہوں گا کہ میانوالی جنوبی پنجاب میں نہیں تقریباً وسطی پنجاب میں آتا ہے، انہوں نے تو پنجاب کا جغرافیہ ہی تبدیل کر دیا ہے۔

Mr. Ahsen: Point of order.

Madam Deputy Speaker: Ahsen Sahib, we are just running out of time. We will put it for vote now.

It has been moved that "This House is of the opinion that it rejects any proposals of divisions of provinces, specially Punjab on the basis of language and ethnicity."

(The resolution was negatived)

Madam Deputy Speaker: The next item on agenda is a resolution by Mr. Sufian Ahmed Bajar.

Mr. Sufian Ahmed Bajar: Thank you Madam Speaker. "This is of the opinion that Gen. (R.) Pervaiz Musharaff should be tried under article 6 of the Constitution for suspending the Constitution and overthrowing an elected government. This act would impede any future attempt to derail democracy in Pakistan".

میڈم سپیکر! Similar resolution شاید 3rd session میں آئی تھی لیکن اس میں شوکت عزیز اور جنرل مشرف دونوں عدالت میں لانے کی بات ہوئی تھی۔ آرٹیکل چھ کے تحت trial کی بات نہیں کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ جتنے بھی talk shows ہیں اور کل قومی اسمبلی میں بھی اس پر بات ہوئی۔ یہ current issue ہے، اگر کوئی اس پر بولنا چاہیے تو اس کو موقع دیا جائے، ووٹنگ نہ بھی کئی جائے اس سے فرق نہیں پڑتا کیونکہ اس سے کون سی پھانسی لگ جانی ہے۔ جو بھی اس سلسلے میں بولنا چاہے، اس کو موقع ضرور ملنا چاہیے۔ ہر کوئی اس بات پر agree کرتا ہے کہ جنرل مشرف نے constitution suspend کیا اور ایک مرتبہ elected government اور ایک مرتبہ تمام judges کو گھر بھیجا اس لیے article 6 کے تحت اس کا trial ہونا چاہیے لیکن وہ کیسے ہو گا؟ جب تک اس کا government under article 6 court میں trial نہیں کرتی، اس میں applicant government ہو سکتی ہے، آپ یا ہم اس کو اس آرٹیکل کے تحت عدالت میں کیس نہیں کر سکتے۔ جب تک گورنمنٹ یہ initiative نہیں لیتی، جنرل مشرف کا trial نہیں ہو سکے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم گورنمنٹ کو propose کریں اور جس طرح وزیر اعظم یوسف گیلانی نے قومی اسمبلی میں کہا کہ اگر اس طرح کی کوئی resolution آئی تو government proceed under article 6 against General Musharaff کرئے اور یہ 1973 article میں بنا تھا کئی مرتبہ مارشل لا لگتے رہے ہیں اور جب تک ہم یہ واضح پیغام نہیں دیں گے کہ we want democracy in Pakistan. جب تک کسی dictatorکا trial نہیں ہو گا تو مستقبل میں اس قسم کے اندیشے رہیں گے کہ دوبارہ democracy derail ہو جائے۔ It is expected that Punjab assembly میں بھی اس قسم کی resolution آئے اور I am

we are a bit lucky ہو سکتا ہے کہ hopeful because now Judiciary is independent than before.

دوسرا یہ کہ ہم democracy پر believe کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ dictatorship کا خاتمہ ہو، اس کی مثال ہماری Youth Parliament بھی ہے اور جس طرح Green party میں Leader of the Opposition نے vote of confidence بھی لیا۔ ایصام رحمانی democratic practices پر یقین رکھتے ہیں، اس لیے وہ آج یا کل مستعفی ہو جائیں گے کیونکہ جب Leader of the House or Leader of the Opposition favour loose کر دے اور vote of confidence نہ لے سکے تو he must be sitting as a dictator over there. In the end I sum up that General Musaraff should be tried under article 6 and government should initiate the proceedings against him in the court. Once he indicted for the crime he had conducted اس کے بعد اس کو سزا ملے نہ ملے، وہ پاکستان آئے یا نہ آئے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ At least he should be given a sentence against what he had.

میڈم ڈپٹی سپیکر: ایصام رحمانی۔

جناب ایصام رحمانی: میڈم! مجھ میں اور پرویز مشرف صاحب میں بہت فرق ہے، میں اپوزیشن میں ہوں، میرے وہ powers نہیں ہیں۔ سفیان بجاڑ صاحب کو یہ realize کرنا چاہیے کہ اپوزیشن کے اور طریقے ہوتے ہیں اور government, ruling party کے اور طور طریقے ہوتے ہیں۔ مشرف صاحب نے اپنے اوپر impeachment allow نہیں کی تھی، اگر ان کے علم میں نہیں ہے تو I will ask for written allegations جو مجھ پر لگائی گئی ہیں and I have been asked to give a day to argue on those, I will tell my point of view. I am being impeached which is a lot different then what happened in Pervaiz Mushraff's case. We will take it from there. Of course the decision lies with my hand whether I resign or not.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Sufian Ahmed Bajar: Madam, point of order.

Madam Deputy Speaker: Sufian Sahib, this is an irrelevant debate as far as this resolution is concerned. Why you want to waste the precious time of the parliament? You can always discuss it with your own party. Honourable Raheel Khan Niazi.

جناب راحیل خان نیازی: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں اس resolution میں یہ amendment چاہوں گا کہ General Esam Rehmani should be tried under article 6 of the Constitution. پہلے تو یہ واضح کر دیا جائے کہ یہاں پر ایصام رحمانی صاحب کی بات ہو رہی ہے یا جنرل مشرف کی؟ اگر مشرف کی بات ہے تو اس میں لکھا ہے کہ اس کا article 6 کے تحت trial ہونا چاہیے۔ ہم نے 3rd session میں سارا دن اس پر لگایا تھا، ڈھول کو ایک طرف سے بجایا جائے یا دوسری طرف سے آواز ایک ہی ہو گی۔ اس کو دوبارہ لانے کی کیا ضرورت ہے؟ پچھلے session میں ہم اس کو پھانسی بھی لگوا چکے تھے اور سوائے electrocution کے سب سزائیں سنا دی تھی اور پاکستان میں بجلی نہ ہونے کی وجہ سے وہ بھی ہو جاتی۔ اس وقت کتنے مسائل ہیں جیسے کہ لوگوں کے پاس پانی، روٹی بجلی اور صاف ہوا میسر

نہیں ہے، ہمیں اس کی طرف آنا چاہیے۔ میں پہلے مشرف کے خلاف تھا، اب اس کی حمایت کرنے کو دل چاہتا ہے کہ جس کو کوئی بات نہیں ملتی وہ اس کے خلاف بات کرنا شروع کر دیتا ہے۔ شکریہ۔

جناب ایصام رحمانی: میڈم! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب ایصام رحمانی: میں راحیل صاحب کی بات کو آگے بڑھاؤں گا کہ 3rd session میں 19-2-2009 کو گل بانو نے اسی قسم کا resolution پیش کیا تھا جس میں شوکت عزیز کا نام بھی تھا اور اس پر پورا دن لگا تھا، اس پارلیمنٹ کا وقت ضائع کیا جا رہا ہے۔ ہمارے پاس جو آج کا business ہے، میرے ہاتھ میں ہے۔ جو resolutions pass ہونی تھیں ہوئیں اور جو نہیں ہونی تھی نہیں ہوئیں۔ اس میں سفیان احمد بجاڑ صاحب، راحیل صاحب صحیح کہہ رہے ہیں کہ اس ملک میں بجلی ہے؟ کیا جو لوگ اس وقت government کر رہے ہیں، کیا ان کی impeachment نہیں کرنی؟ آپ کیوں وقت ضائع کر رہے ہیں؟ محسن سعید صاحب نے کسی SMS سے بنا کر ایک calling attention notice اللہ کا شکر ہے کہ ان کے پاس وہ SMS نہیں آیا کہ جو لوگ بونیر واپس گئے ہیں ان کے گھروں سے جعلی داڑھیاں بھی نکلی ہیں، ورنہ یہ وہ بھی ڈال دیتے۔ عبداللہ زیدی صاحب نے کچھ بھی نہیں سیکھا، resolution دے کر سمجھ رہے ہیں کی یہ کوئی ڈاکٹر کا آپریشن ہے کہ ایک وارڈ سےنکل کر دوسری میں چلے گئے۔ حرا بتول رضوی صاحبہ کو ہم نے ان کو energy crisis پر ڈیڑھ دن دیا تھا، ان کے exams ہو رہے تھے یا یہ پارلیمنٹ میں نہیں تھیں یا انہوں نے ہمیں اس قابل نہیں سمجھا کہ ایک پالیسی پیپر بنایا گیا۔ وقار احمد صاحب کا motionکچھ صحیح ہے، اس پر debate ہو سکتی ہے مگر کون اس سے disagree کرے گا؟ ہم پچاس سے زائد ممبران اس پارلیمنٹ میں ہیں، اس کے لیے یہ page ضائع کیا گیا ہے، یہ یہاں پر بھی print ہو سکتا تھا۔ آج بھی لوگ تختیوں پر لکھ رہے ہیں اور ہم لوگ ملک کے resources ضائع کر رہے ہیں۔ قطرہ قطرہ دریا بنتا ہے، ضمیر صاحب کے قائد الگ ہیں، بابر غوری صاحب کے قائد الگ ہیں مگر قائد اعظم صاحب نے کہا تھا کہ a penny saved today is two pennies tomorrow. A paper saved today could be a book tomorrow. ہمارے ملک میں اتنے مسائل ہیں اور ہم لوگ یہ چیزیں discuss کر رہے ہیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: ایصام صاحب، تشریف رکھیں۔ First of all it is the discretion of the secretariat that which resolution or motion get selected. I think Miss Ambreen Sabir would be in a better position to answer that why your resolutions get selected and what is the general attitude of the MYPs when they call for resolutions and motions. Mr. Baber, if you could speak.

جناب وزیر اعظم: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں یہاں پر کچھ باتوں کی Leader of Opposition کی وضاحت چاہوں گا کیونکہ انہوں نے جو باتیں کیں، وہ ان کو زیب نہیں دیتیں کہ House میں کھڑے ہو کر order of the day پر لمبی speech کی جائے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ان کی پارٹی کے ممبران کیا ان کی اجازت کے بغیر agenda submit کراتے ہیں؟ اس کے بعد جب agenda آ جاتا ہے تو یہ اس

کے خلاف کیوں بولتے ہیں؟ پاکستان مسلم لیگ (نواز) جو پاکستان کی دوسری بڑی پارٹی کے لیے مشرف کو tri کرنا بہت بڑا issue ہے، میری پارٹی کے چھ لوگ اس پر discuss کرنا چاہ رہے ہیں۔ ان کے پاس اگر کوئی ایسا issue ہے جس پر ان کی پارٹی کے سات یا آٹھ لوگ discuss کرنا چاہ رہے ہیں تو ان کو چاہیے کہ وہ پارلیمنٹ میں لائیں، میں ان کو support کروں گا۔ کسی ممبر کا نام لے کر اس کی اس طرح سے تذلیل کرنا میرے خیال میں Leader of the Opposition کے منصب کے شایان شان نہیں ہے۔ اس کو دوبارہ نہ دہرایا جائے۔ شکریہ۔

Mr. Esam Rahmani: Point of order.

ایک بات یہ کہ جو چیز منسٹری کی طرف سے آئی ہوتی ہے that is governmental matter مگر اس کے علاوہ جو بھی resolutions or motions ہوں، وہ پارٹی کی طرف سے نہیں private طور پر ہوتے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Esam Sahib, he was talking about the consensus within the party.

Mr. Esam Rehmani: We are talking about the private matter that has been sent to the secretariat. Consensus of the Green party can be very different to what has been said by one of the member. I have never mentioned

جس طرح سفیان صاحب نے کیا، ان کو پہلے اپنی پارٹی پر تنقید کرنی چاہیے، ان پر خود check and balance رکھنا چاہیے، پھر دوسری پارٹی کے بارے میں بات کرنی چاہیے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: ایصام صاحب، تشریف رکھیں۔

Madam Deputy Speaker: Miss Ambreen Sabir, if you would like to add something of what they said about the papers.

مس امبرین صابر (نمائندہ برائے سیکرٹریٹ): میں یہاں پر ایصام رحمانی صاحب کو ایک بات بتانا چاہوں گی کہ ہر organization کے کچھ rules ہوتے ہیں۔ It is our matter that we use a standard font and we can not change it. پچھلے چار sessions سے ایسا ہی ہو رہا ہے۔ میرے خیال میں آپ through you mind present نہیں ہوتے اور دوسرا میں یہاں پر یہ بات ضرور بتانا چاہوں گی کہ میں نے گرین پارٹی سے business کے لیے بہت مرتبہ رابطہ کیا اور کل آپ نے مجھے business دیا۔ So, why you pointing a doubt now کہ محسن سعید نے یہ business کیوں دیا یا کسی اور نے کیوں دیا you are the party leader, you suppose to know کہ آپ کی پارٹی سے کون اور کیا business دے رہا ہے۔ So, before criticizing آپ اپنی پارٹی سے discussion کر لیا کریں۔ I guess you are supposed to that.

جناب وقار احمد: میڈم سپیکر! یہ واضح کرنا چاہوں گا کہ without suspending the rules of the parliament, secretariat can not be given the floor. That is violation of the rules in general. جہاں تک motion کا تعلق ہے تو I agree with the what the Leader of the Opposition has pointed out that we are repeating a lot of what we have already covered specially in term of energy crisis. مجھے یاد ہے اس پر policy paper from the Standing Committee بھی آ چکا ہے۔ میرے

خیال میں یہاں پر internal party matters whether it be the green party or blue party or whether it be any friction between the Leader of the Opposition or Leader of the House should not be condoned. As Speaker, it is your responsibility to ensure that یہاں پر point scoring نہ ہو بلکہ debate progress کرے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ let us strict to the order of the day and have a good debate. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Mr. Zameer Malik.

جناب ضمیر احمد ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میڈم سپیکر! میں نے پہلے session سے کوشش کی کہ میں سب کو ساتھ لے کر چلوں لیکن جس طرح ایصام صاحب نے کہا کہ یہ کیوں دیا، یہ کیوں دیا۔ ہر کوئی اپنے دماغ کے مطابق کام کرتا ہے، کسی کو یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ میں جو کر رہا ہوں وہی ٹھیک ہے۔ یہ جمہوریت کے خلاف ہے، جمہوریت number game نہیں ہوتی، اس میں human rights بھی ہوتے ہیں۔ میں پلڈاٹ سے بھی کہوں گا کہ جو لوگ mature نہیں ہیں وہ بات کرتے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Zameer Sahib, you can not criticize the secretariat here. Let me be very clear in front of all MYPs, that you cannot criticize secretariat. You are not supposed to take Pildat's name. You should be grateful for the initiative they have taken.

جناب ضمیر احمد ملک: I am grateful میرا تعلق نچلے طبقے سے ہے اور میں یہاں ہوں تو یہ پلڈاٹ کی وجہ سے ہے اگر میں نے کسی مسئلے میں اس کا نام لیا ہے تو میرے دوستوں کو ذرا maturity دکھانی چاہیے۔ یہ جو resolution آئی ہے، میرے یہ دوست کبھی ووٹ ڈالنے ہی نہیں گئے ہوں گے۔ اس مرتبہ شاید انہوں نے پہلی بار ووٹ ڈالا ہو گا، یہ جمہوریت اور dictatorship کی بات کرتے ہیں۔ Youth Parliament کو بنانے کا مقصد ہے پاکستان میں جمہوریت کو پروان چڑھانا ہے۔ جب تک پرویز مشرف جیسے آمر پھانسی نہیں چڑھتے، میرے خیال میں جن نوجوانوں نے پاکستان کی ترقی کے لیے کام کرنا ہے، ان کے لیے کوئی بھی role model نہیں ہو گا۔ اس کی اتنی مخالفت کیوں ہے؟ کسی نے کہا کہ ہم پہلے مشرف کے خلاف تھے، آج اس کے حق میں بات کریں گے۔ کیوں کریں گے؟ وہ پاکستان کی بیٹیوں کا قاتل ہے، نوبزادہ اکبر بگٹی، معصوم بلوچوں کا قاتل ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ کیا پرویز مشرف قانون سے بالا تر ہے؟ Rule of law کوئی چیز نہیں ہے؟ اس resolution میں اگر article 6 کی بات کی گئی ہے تو بحث کر کے ہمیں convince کرو کہ پرویز مشرف پر کیوں یہ آرٹیکل لاگو نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے پاکستان کے لیے کیا کیا؟ چور دروازے سے اقتدار پر قبضہ کر لیا، پارٹیوں کو horse trading سے توڑا گیا، قائد عوام اور ملک کی مقبول لیڈر بیظیر بھٹو کا قاتل ہے، وہ بلوچوں کا قاتل ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس resolution پر بات نہیں ہونی چاہیے۔ کیوں نہیں ہونی چاہیے؟ یا ہمیں بتایا جائے کہ اس نے کیا کیا کہ آرٹیکل چھ کی بات نہ کی جائے، ہمیں مطمئن کیا جائے۔ بجائے اس کے ایصام رحمانی صاحب کہتے ہیں----

میڈم ڈپٹی سپیکر: ضمیر صاحب، پلیز ---

جناب ضمیر احمد ملک: یہ کیا طریقہ ہے کہ اگر ایصام رحمانی بولیں تو آپ ہمیں بولنے کی اجازت کیوں نہیں دیتیں؟ کیا ہم ہندوستان سے ہیں؟ ہم بھی پاکستانی ہیں۔

Mr. Taimoor Skinder Choudhry: Point of order, madam speaker.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تیمور صاحب، پلیز تشریف رکھیں۔

جناب تیمور سکندر چوہدری: میڈم! ایک بات کہ اگر یہ پرویز مشرف کے چور دروازے کی بات کر رہے ہیں تو ہمارے جو صدر بنے ہیں، کیا وہ NRO کا چور دروازہ نہیں تھا؟ ہمیں بھی محترمہ بینظیر بھٹو کی شہادت کا اتنا ہی افسوس ہے۔ انہوں نے اب تک FIR کیوں نہیں کٹوائی؟ ایک سابقہ صدر جو کہ جنرل بھی تھا، اس کو قاتل کہہ دینے سے جمہوریت کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ ان کو اتنا ہی شوق ہے تو پہلے FIR کٹوائیں then talk on the forum. Thank you. اس NRO کا دروازہ بند کریں اس سے پہلے کہ کوئی اور چور بھی اندر آ جائے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

جناب ضمیر احمد ملک: میڈم! میں یہاں پر ایک بات واضح کرنا چاہوں گا کہ میرا تعلق سندھ سے ہے، مجھے سندھ نے عزت دی ہے۔ آصف علی زرداری کا سندھ سے تعلق ہے، وہ ایک منتخب نمائندہ ہے، اس کو ہندوستان کے لوگوں نے منتخب نہیں کیا اور جہاں تک NRO کا تعلق ہے تو جس نے کو انہوں نے ووٹ دیا ہے، اس کو کہیں کہ اس پر debate کریں۔ NRO کی اگر بات کرتے ہیں تو وہ بھی elected president تھا۔ پرویز مشرف کو آپ کی اسمبلی نے .... so called

(مداخلت)

جناب ضمیر احمد ملک: ہمارے صدر صاحب کی تذلیل ہو رہی ہے، ہمارا تعلق سندھ سے ہے۔ ہم یہ برداشت نہیں کریں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضمیر صاحب، تشریف رکھیں۔

جناب تیمور سکندر چوہدری: یہ ابھی کہہ رہے ہیں elected تھا، پہلے کہہ رہے تھے کہ چور دروازے آیا تھا، ان کی سمجھ نہیں آ رہی۔

Madam Deputy Speaker: Taimoor Sahib, first of all you are not supposed to speak while sitting on the chair and when I tell you, that not to speak, you should stop at that time. Honourable Abdullah Zaidi.

جناب عبداللہ زیدی: بہت شکریہ، میڈم! میں نے ہمیشہ آپ کی بے پناہ عزت کی ہے لیکن I am very disappointed جس طرح سے آپ House چلا رہی ہیں۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ Until you dismiss people from the House, until you panelized them یہ ہوتا رہے گا۔ یہ کس قسم کی debate ہو رہی ہے؟ And you are allowing that. پہلے لوگ point of order raise کرتے تھے تو آپ کہتی تھیں کہ this is not a point of order, speak on your turn. لوگ point of order پر کچھ بھی کہہ جاتے ہیں، آپ کچھ نہیں کہتی، میں آپ کی عزت کرتا ہوں، آپ مجھے گھور کر بھی دیکھتی ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں لیکن مجھے آج احساس ہو رہا ہے کہ میں غلط کرتا رہا ہوں۔ میں نے اپنی پارٹی میں بھی آپ کی حمایت کی ہے لیکن I am thoroughly disappointed.

Madam Deputy Speaker: Mr. Abdullah Zaidi, according to rules of the Parliament, I have the discretion that I can allow anybody to speak at any time and I can ask anybody to sit down. As far as points of order are concerned, there are certain times when things get very critical and people have to speak and I am supposed to decide that what thing may get very critical at what time. This is the power and authority the Speaker enjoys. Thank you.

جناب عبداللہ زیدی: میں چھوٹی سی بات کہنا چاہوں گا کہ یہ resolution پہلے بھی آ چکی ہے، بجاڑ صاحب اب زبردستی لائے ہیں تو کچھ کہنا ہی پڑے گا۔

Madam Deputy Speaker: Abdullah Zaidi Sahib, I think we don't need any criticism. Already a lot has been said that what is the order of the day. I don't want anybody now to speak about that. Please don't waste time of the parliament.

جناب عبداللہ زیدی: میڈم سپیکر! احتساب کی importance کے سلسلے میں ایک بات کہوں گا کہ انگلینڈ کی جو ملکہ ہیں، ان کے کمرے کے باہر پارلیمنٹ کا قتل نامہ ہے۔ پارلیمنٹ نے بادشاہ کو سزا سنائی تھی کیوں کہ بادشاہ نے abuse of power کی تھی اور جب بھی اپنے room سے باہر آتی ہیں تو ان کو وہ قتل نامہ سب سے پہلے نظر آتا ہے اور ان کو یاد دہانی کراتا ہے کہ اگر آپ اپنی power سے باہر جائیں گی تو you may have to see the same fate. جب تک ہم سوسائٹی میں احتساب نہیں لائیں گے، ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ انہوں نے مسولینی کی لاش بھی لٹکا دی تھی۔ یہ جمہوری حکومت ہے، میں فاطمہ بھٹو سے متفق نہیں ہوں کہ یہ جمہوری حکومت نہیں ہے۔ حادثاتی ہیں، جیسے بھی ہیں بہرحال elected ہیں، اس جمہوری حکومت blind ہے یا کیا ہے کہ اس کو یہ نہیں دکھتا کہ اس کی بساط بھی لپیٹ دی جائے گی۔ میں نہیں مانتا کہ پاکستان میں مارشل لا کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ یہ تب تک بند نہیں ہو گا until you create a horrible example out of these people. اگر آپ یہ نہیں کریں گے تو ہر تین، چار سال بعد یہ ہوتا رہے گا۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Maria Ishaq.

مس ماریہ اسحاق: شکریہ میڈم سپیکر۔ اس resolution پر کچھ related and irrelevant گفتگو ہو چکی ہے۔ مجھے یہ سمجھ آتی ہے کہ this act would impede any future attempts to dictate democracy in Pakistan. My question to you, to everybody is that are we living in a democracy? Is this is a democracy that when any objection would lead to 14 years imprisonment, is this democracy that when any criticism would not be taken as healthy criticism but rather an objection on the state itself. حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ سے جب کسی نے اٹھ کر پوچھا تھا کہ ان کے پاس دوسرے چادر کہاں سے آئی۔ کیا آج ہم اپنے حکمرانوں سے یہ سوال کر سکتے ہیں کہ ان کے پاس اتنے پیسے آ رہے ہیں جو ان کو 6th richest person in the developing countries, not only in Asia but the whole world بنا رہے ہیں، میں پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ ایک عام سا آدمی اتنے عرصے میں billions of dollars کس طرح کما سکتا ہے۔ یہاں پر موجودہ حکمرانوں کی ہی بات نہیں ہو رہی، اگر احتساب کرنا چاہتے ہیں تو سب کا ہونا چاہیے۔ جب trial کی بات ہوتی ہے کہ article 6 of the Constitution ایک elected government کو over throw

کر دیتا ہے تو جو care takers of an elected government کو بھی اس dignity کو برقرار رکھنا چاہیے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Mohsin Saeed.

جناب محسن سعید: میڈم سپیکر شکریہ۔ قرآن کی ایک آیت ہے کہ ‘‘ عقل والے لوگو، تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے’’ یعنی کہ انصاف کو اللہ نے زندگی کا نام دیا ہے اور قوموں کے عروج و زوال میں انصاف کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ آپ □ کا ایک واقعہ ہے کہ جب اونچے خاندان کی عورت چوری کرتے ہوئے پکڑی گئی تو آپ □ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا تو ایک صحابی حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ نے سفارش کی کہ اس کو معاف کر دیا جائے تو آپ □ نے فرمایا کہ اگر میری اپنی بیٹی فاطمہ بھی ہوتی تو میں اس کو بھی یہی سزا دیتا اور ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ آپ سے پہلے جو قومیں ہلاک ہوئی ہیں وہ اس لیے ہوئی ہیں کہ ان میں سے جو طاقتور، منہ زور اور بڑا طبقہ جرم کرتا تھا تو ان کو چھوڑ دیا جاتا تھا اور جب کوئی کمزور شخص جرم کرتا تھا تو اس کو قانون کے مطابق سزا دی جاتی تھی۔ میرے خیال میں پرویز مشرف کا trial وقت کا تقاضا ہے کیونکہ یہ پاکستان کی تاریخ کا سیاہ باب ہے، کلنک کا ٹیکہ ہے جس نے ظلم و ستم کے وہ باب قلمبند کیے ہیں جس کو پاکستان بلکہ دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ ایک سازش کے تحت 12th October, 1999 کو ایک منتخب پارلیمنٹ اور وزیر اعظم کو topple کیا۔ منتخب وزیر اعظم پر جھوٹے الزامات لگا کر قیادت کو جلا وطن کیا، آئین پاکستان کو دو مرتبہ معطل کیا، محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی تذلیل کی۔ ان کو ایک اور منفرد اور واحد اعزاز بھی حاصل ہے اور وہ بردہ فروشی کا ہے کہ انہوں نے پاکستانیوں کو امریکہ کے آگے ڈالروں کے عوض بیچا۔ دہشت گردی کی نام نہاد جنگ میں حصہ لے کر پاکستان کی سالمیت و حاکمیت کا سودا کیا اور امریکہ کو بیجا مداخلت کا موقع فراہم کیا۔ مسئلہ کشمیر پر انہوں نے u turn لیا اور پاکستان کے دیرینہ موقف کہ اقوام متحدہ کی قرارداد کے تحت اس کو حل کیا جائے۔ اس کے علاوہ ایک مجرمانہ خاموشی اختیار کی کہ انڈیا نے پاکستان کے دریاؤں پر ڈیم بنائے۔ آج ہیڈ مرالہ جہاں پر 90,000 کیوسک فٹ پانی ہوتا تھا، وہاں پر دس سے پندرہ ہزار ہے اور ہمارا پنجاب بنجر ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ آئین میں من پسند تبدیلیاں کیں اور 03 November, 2007 میں عدلیہ اور میڈیا کو پابند سلاسل کرنے اور اپنے نوکری پکی کرنے کے لیے ایمرجنسی لگائی اور شرمناک اقدامات کیے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم نے یہ راستہ آج نہ روکا تو یہ راستہ ہمیشہ کھلا رہے گا۔ جو جنرل بھی دیکھے گا کہ اس سیاستدان میں کوئی کمزوری ہے تو وہ اس کو topple کرنے کی کوشش کرے گا اور اقتدار پر قبضہ کر لے گا۔ ہمیں اس بات کا احساس کرنا چاہیے کہ اگر ہم نے یہ دروازہ بند نہ کیا تو یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب سمیر انور بٹ۔

جناب سمیر انور بٹ: میڈم سپیکر! بار بار احتسان اور دروازہ بند کرنے کی بات ہو رہی ہے، بہت اچھی بات ہے، ہر بندہ یہ سوچ رہا ہے کہ یہ دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کرنا ہے لیکن حکومت پر تنقید کرنے سے پہلے کچھ

چیزیں سوچ لینی چاہییں۔ اس وقت چاروں صوبوں میں وہی گورنر ہیں، یہ مشرف صاحب کے دور کے ہیں۔ آرمی چیف بھی وہی ہیں جو اس وقت DG, ISI تھے۔ اگر مشرف صاحب کا احتساب ہوا تو یہ سب بھی اس شکنجے میں آئیں گے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ سسٹم ٹھیک کرتے کرتے آپ جمہوریت derail کر بیٹھیں۔ ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے، ابھی حکومت ویسے ہی کمزور ہے تو دیکھیں کہ جب حالات بہتر ہوں اور حکومت اتنی طاقتور ہو جائے کہ اس طرح کا بڑا فیصلہ کر سکے تو ٹھیک ہے کہ آپ تاریخ کے لیے ایک مثال قائم کریں لیکن فوری طور جب ملک کے حالات اتنے خراب ہیں، اس طرح کا فیصلہ کرنا ایک risk ہے۔ ہم پہلے اس پر neutrally سوچیں، جذبات میں فیصلہ کرنے سے یہ نہ ہو کہ معاملہ الٹ ہو جائے۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب عبداللہ لغاری۔

جناب عبداللہ لغاری: شکریہ میڈم سپیکر۔ جس طرح یہاں پر احتساب کے سلسلے میں کافی لوگوں نے بات کی اور treasury benches کی طرف سے یہ بات آئی کہ ہم سوچ لیں کہ وقت صحیح نہیں ہے کہ article 6 کے تحت اس کو court of law میں لایا جائے۔ جمہوری حکومتوں میں دیکھیں تو وقت دیا نہیں جاتا، ایسا نہ ہو کہ وقت دیتے دیتے پھر ایک اور martial law کی راہ ہموار ہو اسی آڑ میں کہ جب آپ نے پرویز مشرف کا trial نہیں کیا۔ ایک شخص جو لندن میں بیٹھا ہے، millions of pounds کے فلیٹ خرید رہا ہے، مجھے بتائیں کہ کتنے دیگر جرنیلوں لندن میں ایسے فلیٹ خرید سکتے ہیں۔ مجھے بتایا جائے کہ جس شخص پر Steel Mills, Stock Exchange crash, اس ملک کے تحائف کم قیمتوں پر ملک سے باہر لے جانے کا الزام ہے، جس پر emergency کے حوالے سے آج عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ وہ غیر آئینی، غیر جمہوری تھے، وہ حکومت کو topple and system derail کرنے کے حوالے سے اس کا action تھا۔ جب پرویز مشرف کو article 6 کے حوالے سے trial کرنے کی بات کی جاتی ہے تو ہم ڈرتے کیوں ہیں، کیوں ایک مثال قائم نہیں کر سکتے؟ کیا یہ جمہوری روایات کے منافی نہیں ہے کہ ایک شخص آئین کو معطل کر حکومت پر قبضہ کر لیتا ہے اور اپنی حکمرانی آٹھ نو سال تک قائم رکھتا ہے، kings party بناتا ہے، emergency impose کرتا ہے Chief of Army Staff کی حیثیت میں یہ فیصلہ کرتا ہے اور یہاں سے اس کو پورے اعزاز کے ساتھ باہر بھیج دیا جاتا ہے تو مجھے بتائیں کہ یہ عوام کے ساتھ ناانصافی نہیں ہے؟ کیا اس کے لیے بھی ہمیں وقت متعین کرنا پڑے گا کہ یہ وقت ایسا نہیں ہے، اس حوالے سے میں گورنمنٹ کو بھی criticize کروں گا کہ آپ نے ان کو کھلی چھٹی دی ہوئی ہے، ان پر کوئی charge نہیں ہے، وہ اپنے آپ کو defend کرتے پھر رہے ہیں کہ میں نے جو actions کیے وہ صحیح تھے حالانکہ کے سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ وہ غلط تھا۔ اب بھی وہ کہہ رہا ہے کہ میں نے اپنی capacity میں صحیح لیا تھا۔ بتایا جائے کہ یہاں پر عدالت سپریم ہے یا جنرل مشرف؟ ہم نے آج تک کوئی مثال قائم نہیں کی، جنرل یحیٰی خان اور جنرل ضیا کے حوالے سے چلیں ضیا کے سلسلے میں تو موقع ہیں نہیں ملا۔ جب آپ جمہوریت کو چلنے کا موقع نہیں دیں گے تو وہ کیسے مضبوط ہو گی۔ جب آپ کے فیصلے ایسے ہوں اور

جمہوری طور پرن منتخب حکومت یہ فیصلہ لینے پر تیار نہیں ہے کہ ہم نے ایسے شخص کو عدالت میں trial کرنا ہے جس نے آئین کی پامالی کی۔ میں پیپلز پارٹی اور قائدین جن کو آج صبح سلام پیش کیا جا رہا تھا، میں ان کو تنقید کا نشانہ بناؤں گا کیونکہ وہ پہلے ان پر تنقید کرتے تھے کہ جنرل مشرف نے آئین کی پامالی کی تو آج جب اس کے احتساب کی باری آتی ہے تو وہ گورنمنٹ کہاں ہے؟ NRO کی بات بالکل صحیح کی گئی لیکن اگر آپ اس کو ایک طرف رکھیں، حکومت میں منتخب نمائندے آئے ہیں، جس شخص کو ہم trial کرنے کی بات کر رہے ہیں، یہ منتخب نہیں بلکہ military coup کے ذریعے آیا تھا۔ اس نے جابر حکمرانی کے لیے سب کچھ کیا، چاہے وہ in economy, social back lash, creation of chaos Balochistan یا کوئی اور حوالہ ہو تو اگر آپ نے کوئی مثال قائم کرنی ہے کہ army dictators نہ آئیں تو ایسا کرنے پڑے گا۔ آپ article 6 کے تحت ان کا trial کریں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب وقاص علی کوثر۔

جناب وقاص علی کوثر: شکریہ میڈم سپیکر۔ کافی اور بہت اچھا کہا گیا۔ شروع میں ایک بات کی گئی کہ اس کو دوبارہ کیوں لیا گیا ہے تو اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ ہم پاکستان کی تاریخ میں عدالتوں اور ملٹری کو زیادہ الزام دیتے ہیں کہ جب بھی coup ہوا تو عدالتوں نے اس کو verify کیا اور اس کی validity کو تسلیم کیا۔ آج اسی سپریم کورٹ نے تین نومبر کے اقدامات کو مسترد کر کے یہ ثابت کیا کہ عدالتیں آزاد ہیں اور rule of law and constitutional governance پر believe کرتی ہیں۔ پرویز مشرف کا article 6 کے تحت trial کے سلسلے میں بات ایسی ہے کہ in the political government the main thing is political will. جیسا کہ میرے فاضل دوست نے کہا کہ وہ صاحب after committing so many blunders in the Constitution باقی باتیں اور معاملات کو چھوڑ دیں تو سپریم کورٹ یہ بات کہتی ہے کہ جنرل ریٹائرڈ پرویز مشرف نے غیر آئینی اقدام کیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ قصوروار ہے، اس کو اس طرح سے اجازت بھی نہیں دینی چاہیے تھی۔ کل پاکستان کے ایک بڑے اخبار میں خبر آئی ہے کہ پرویز مشرف کو لندن میں پاکستانی ہائی کمیشن پوری safety and security مہیا کر رہا ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو یہ انتہائی قابل مذمت، قابل افسوس ہے اور ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کر رہی ہے کہ ہم میں political will نہیں ہے اور ہم عوام کو جمہوریت کے نام پر بےوقوف بنا رہے ہیں۔ میں ایک چیز اور کہنا چاہوں گا کہ عدالتوں کا کام فیصلہ دینا ہوتا ہے، case file کرنا نہیں ہوتا۔ یہ آج کی حکومت کا فرض ہے کہ اس پر article 6 کے تحت کیس دائر کیا جائے جس پر عدالت اپنی کارروائی کرے۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو اس طرح سے یحیٰی خان کے مرنے کے بعد عاصمہ جیلانی کے فیصلے کے حوالے سے کچھ نہیں ہوا۔ اس کو اگر article 6 کے تحت نہیں کرتے تو military courts میں بھی کیا جا سکتا ہے as he has violated the provisions in the military law. اگر آپ نے military coup کو روکنا اور democratic governance کو مضبوط بنانا ہے تو you have to take some initiative and to set a precedent. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Khalil Tahir.

جناب خلیل طاہر: شکریہ میڈم سپیکر۔ مجھے آج بے حد افسوس ہوا کہ مشرف کی باقیات باہر تو تھیں لیکن اس House میں بھی ہیں۔ آپ ڈریں نہ وہ ریٹائر ہو چکا ہے، اب وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ سفیان بجاڑ بڑی اچھی resolution پیش کی، یہ وقت کی ضرورت ہے۔ پاکستان کے 63 سالوں میں سب سے زیادہ فوجی آمر قابض رہے اور اپنے من پسند نظام basic democracy, local government, LFO, PCO لائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے سیاستدان trained ہی نہیں ہو سکے کیونکہ کبھی بھی کسی جمہوری حکومت نے اپنے پانچ سال پورے نہیں کیے، دو اڑھائی سال کے بعد ہے فارغ کر دیے جاتے تھے اور فوجی آمر آ کر قابض ہو جاتا تھا۔ یہ بہت ضروری ہے کہ پرویز مشرف کو trial کیا جائے کیونکہ اس نے آئین میں من پسند تبدیلیاں کیں، جو اس کو suit کرتی تھیں۔ میں کہتا ہوں کہ پرویز مشرف کا trial کر کے پھانسی دینی چاہیے۔ اکبر بگٹی کو شہید کرنا، لال مسجد کے سانحہ کو چھوڑ دیں تو اس کا بڑا جرم آئین کی پامالی ہے، اس لیے اس کو trial کر کے پھانسی دینی چاہیے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Now I put the resolution to the House. " This House is of the opinion that General (R) Pervaiz Mushraff should be tried under article 6 of the Constitution for suspending the Constitution and over throwing an elected government. This act would impede any future attempts to derail democracy in Pakistan".
(The resolution was adapted)

Madam Deputy Speaker: The next item is a calling attention notice by Mohsin Saeed.

جناب محسن سعید: شکریہ میڈم سپیکر۔
I Mohsin Saeed invites the attention of the honourable Youth Prime Minister to the foreign intervention in Balochistan and Swat region.

محترمہ سپیکر صاحبہ! اس بات کو شرم الشیخ میں انڈیا کے وزیر اعظم نے بھی تسلیم کیا کہ بلوچستان میں بھارت کی intervention ہو رہی ہے۔ سوات میں جو عناصر پاکستان کی فوج کے خلاف لڑ رہے ہیں، ان کو کسی ملک کی حمایت ضرور حاصل ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ اتنی بڑی جنگ اتنے عرصے تک نہیں کر سکتے۔ جنگ کے لیے infrastructure, equipments, weapons, strategic support کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب تک کوئی آپ کی back پر نہیں ہو گا تو آپ اس طرح نہیں کر سکتے۔ رحمٰن ملک صاحب نے بھی کہا کہ انڈیا افغانستان کے راستے پاکستان کے ان علاقوں میں مداخلت کر رہا ہے۔ بلوچستان کی حالت بھی خراب ہو چکی ہے۔ چودہ اگست کو پرچم کی تقریب رونمائی کی تقاریب پر حملے کیے جا سکتے ہیں۔ پاکستانی فوج کو جو نقصان ہو رہا ہے اور بلوچستان میں انڈیا کی کرنسی بھی بڑی تعداد میں circulate ہو رہی ہے اور اسلحہ میں زیادہ روسی اور امریکی ساختہ ہیں۔ یہ پاکستان کا نقصان ہے کیونکہ فوج کے خلاف لڑنے والوں کو پاکستان کے دشمن مدد فراہم کر رہے ہیں۔ ان کو دنیا میں بے نقاب کیا جائے اور بتایا جائے کہ یہ لوگ پاکستان کی stability کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Muhammad Hamid.

جناب محمد حامد: شکریہ میڈم سپیکر۔ محسن صاحب بڑا pertinent notice لائے ہیں۔ جس ریاست میں insurgency or revolutions آتے ہیں، وہاں پر intelligence agencies کا کردار بہت اہم ہوتا ہے کیونکہ اس جنگ کی کامیابی کا دارومدار اس پر ہوتا ہے کہ sitting government کتنی فعال ہے۔ کسی بھی ایسی جنگ میں وہ intelligence کی بنیاد پر ان عناصر کو شکست دے سکتے ہیں۔ میں سابق ڈی جی، آئی بی جناب مسعود شریف نے یہ بیان دیا ہے کہ this is the war of intelligence. جب تک ہم intelligence کے ذریعے سے ان عناصر کو بے نقاب نہیں کریں گے، ہم اس جنگ کو نہیں جیت سکتے۔ War on terror ہم کسی ریاست کے خلاف نہیں لڑ رہے تو ہمیں ان چیزوں کو identify کرنا پڑے گا کہ یہ کون ہیں اور کہاں سے آ رہے ہیں۔ ان کی line of action کیا ہے، باہر سے اسلحہ اور پیسے کی ترسیل کو روکنا چاہیے کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ طالبان ان کے ساتھ مل جاتے ہیں اور پاکستان کی فوج کو ملنے والی تنخواہ سے زیادہ ہوتی ہے۔ کچھ ایسے informer بھی ہیں جو double cross کرتے ہیں، ان کو سامنے لانا چاہیے اور ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے کہ آئندہ ایسا نہ ہو۔ پہلے یہ عناصر بلوچستان میں تھے لیکن حال ہی میں مریدکے اور گوجرہ میں ہونے والے واقعات میں ان بیرونی عناصر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے ایسا intelligence network تیار کیا جائے جس کے ذریعے ان عناصر کو کیفر کردار تک پہنچایا جا سکے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Raheel Niazi.

جناب راحیل نیازی: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں پہلے ایک وضاحت کرنا چاہوں گا کہ شرم الشیخ کی میٹنگ میں منموہن سنگھ صاحب نے اپنی involvement accept نہیں کی تھی، انہوں نے کہا تھا کہ ہم اس پر بات کرنے کے لیے تیار ہیں۔ جہاں تک میں نے پڑھا ہے، ابھی تک بیرونی عناصر کے بارے میں solid proof سامنے نہیں آئے۔ زیادہ تر کہا جا رہا ہے کہ انڈیا اور امریکہ اس میں involve ہے۔ انڈیا کو پتا ہے کہ پاکستان ایک ایٹمی طاقت ہے، اس لیے وہ اس میں نہیں ہو سکتے اور امریکہ کو دیکھا جائے تو اس کو ایران سے گیس کی پائپ لائن ہے اس کو sabotage کرنے کے لیے کچھ ہو لیکن ابھی بش صاحب نے پاکستان کو war on terror میں پھنسا دیا ہے تو ان کے لیے یہ زیادہ strategic view ہے اور اگر بلوچستان میں بیرونی مداخلت ہوتی ہے تو پاکستان کی زیادہ توجہ اس طرف ہو جائے گی اور war on terror پر توجہ کم ہو جائے گی۔ جتنی بھی statements آ رہی ہیں ان میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا۔ حامد صاحب نے گوجرہ کے واقعے کی بات کی تو اس کے دوسرے دن یہ حکومت کا بیان آیا تھا کہ یہ سپاہ صحابہ کے لوگ تھے جو جھنگ سے آئے تھے۔ بلوچستان کے جو حالات ہیں، اس کے سلسلے میں پاکستان کی حکومت کو ذمہ دار ٹھہراتا ہوں میرا مطلب ہے کہ بی بی کے قتل کی probe UN Commission کو دے دی اور اس نے کہا کہ ہم کسی کو point out نہیں کریں گے، صرف facts and figures بتائیں گے۔ بلوچستان میں تین leaders قتل ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے بہت prestigious leaders تھے ہمیں بھی ان کے لیے UN probe چاہیے تو ان کو کہا گیا کہ ہم یہ نہیں دے سکتے۔ اس طرح سے آپ ان کی feelings hurt کر رہے ہیں تو خود ہی ان کو اپنے سے دور کر رہے ہیں اس

لیے ہمیں اپنے کردار کو مدنظر رکھتے ہوئے اس موضوع پر آنا چاہیے کہ ہم ان کے لیے کیا کر رہے ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Hamid Hussain: Madam, point of order.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی حامد حسین۔

جناب حامد حسین: میڈم! میں ان سے یہ سوال کروں گا کہ ISI, FIA وغیرہ اپنی findings news papers میں نہیں چھاپتے، یہ classified documents ہوتے ہیں۔ مجھے بتائیں کہ طالبان کو بیس، پچیس ہزار روپے تنخواہ کہاں سے ملتی ہے۔

جناب راحیل نیازی: طالبان میرے pay role پر نہیں ہیں اس لیے مجھے نہیں پتا کہ ان کو پچیس ہزار روپے کہاں سے مل رہے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ India ISI involvement کے facts and figures کیسے لے آتا ہے اور Pakistani origin کو سامنے لاتا ہے۔ کیا ہماری خبریں ان کے اخبارات میں چھپ رہی ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Even they do not publish facts and figures. I would request the honourable Youth Prime Minister to make a brief statement about this calling attention notice.

محترم وزیر اعظم: شکریہ میڈم سپیکر۔ محسن سعید صاحب بڑا pertinent calling attention notice لائے ہیں اور پاکستان میں اس سلسلے میں بہت concern ہیں۔ راحیل نیازی صاحب کی بات میں بھی وزن ہے کہ ہم نے اس قسم کے حالات پیدا کر دیے ہیں جس سے بیرونی مداخلت بہت آسان ہو جاتی ہے۔ حامد صاحب نے بتایا کہ یہ کس طرح پاکستان کی security کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ ہمیں دونوں طرف دیکھنا ہو گا کہ کیا ہم نے اس طرح کے حالات پیدا کیے ہیں اور بیرونی مداخلت چاہے economic or political پر کی جا رہی ہو۔ میں Youth Parliament of Pakistan کی طرف سے youth کے concerns media میں air کرنا چاہوں گا اور حکومت سے اپیل کروں گا کہ اس سلسلے میں واضح لائحہ عمل طے کیا جائے اور اس سے نمٹنے کے لیے ایسی پالیسی اپنائی جائے جس سے اپنی غلطیوں کو کم کیا جائے، social, justice system مضبوط کریں اور اس بیرونی مداخلت کے خلاف ایک واضح پالیسی اپنائی جائے کہ پاکستان میں اس کے خلاف stand کیا ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. The session is adjourned till 1120 a.m.

(The session was then adjourned till 11:20 a.m.)

(The House reassembled after adjournment with Madam Deputy Speaker (Miss. Kashmala Khan Durrani) in the Chair.)

Madam Deputy Speaker: The next item is a resolution by Muhammad Abdullah Zaidi.

Mr. Esam Rehmani: Madam Speaker, he is not present, if we can move to the next resolution.

Madam Deputy Speaker: Somebody on his behalf can read the resolution.

Mr. Esam Rehman: Thank you Madam Speaker.

"The House is of the opinion that the operation that started from Malakand should immediately be extended to Wana and all militants be apprehended. The House negates possibility of any negotiations with militants".

میڈم سپیکر! اس قرارداد کی underlying argument میں اسی سے اخذ کرتا ہوں کہ "the Telegraph" میں ایک رپورٹ آئی تھی کہ the military is looking to cut another deal to make another deal with Bait Ullah Mehsood. میں نہیں چاہتا کہ اس قرارداد پر ایوان کا زیادہ وقت صرف ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ operation extend کیا جائے اور اب terrorists کو foot hole نہیں دینا۔ پھر یہ ہوتا ہے کہ آپ مالا کنڈ میں آپریشن کرتے ہیں تو وہ یہاں پر آ جاتے ہیں، وہ یہاں پر ایک ملیشیا بنا لیتے ہیں اور واپس آتے ہیں تو آپ آپریشن کرتے ہیں۔ You should route them out اس کے بعد economic and rehabilitation کا social process شروع ہو جائے گا۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Honourable Waqar Nayyer.

Mr. Waqar Nayyer: Thank you Madam Speaker. The resolution is worded in a way that one find it very hard as to how the honourable presenter thinks that this is doable and what are the pragmatic implications of this. Do we have the kind of military might that could be required to go into Wana. If this resolution seeks only an approval in principle then I would agree with Mr. Abdullah Zaidi that yes, we need to wipe out this menace from our boarders. There are no two opinions about it but the problem is the NATO forces and American troops have been trying to get a foot hold in the militants strong hold in Afghanistan but so far they have not been successful. The Hilmand province which is under the British troops in Afghanistan is routinely played by terrorist attacks, it is under no way in control of the British forces. There is general understanding that at the end of the day they will have to negotiate with Taliban. Head of initiative General Patrias, he also said that امریکہ اور نیٹو کو جو ultimate solution to all the problems in Afghanistan will have to be a political work because ideas at the end of the day no matter how much we agree with them, no matter how detrimental they are, no matter how counter productive they are, once they take route it is very hard to contain them with might alone. اس میں یہ بھی دیکھا جائے کہ in addition to the military option, what do we need to do for the people of Wana, what kind of steps can we take so that hand in hand with the military operation, we also provide these people some sorts of alternatives اور وہاں کا جو social fabric destroy ہو چکا ہوا ہے، اس کو کس model پر rebuilt کرنا ہے کیونکہ وہاں پر ملکوں والا نظام ختم ہو چکا ہوا ہے۔ Political Agent والی فلاسفی فیل ہو چکی ہے۔ So time and again we have been discussing this even in the forum of the Youth Parliament کہ وانا کا long term political solution کیا ہونا چاہیے۔

سوات اور وانا میں جو فرق ہے وہ یہ ہے کہ these people were apart from TNSM, most of these militants are coming from tribal areas and they were

not as familiar and not entrenched in Swat as they will be in Wana. Accessibility in Swat is much more in terms of strategic and military terms Swat is much more accessible than Wana. Logistics can be martial to Swat much more easily then they can be to Wana. So extending this operation into Wana
کے ساتھ will not be a piece of cake. Although in principle I agree that militants
ایسا آ جاتا political solution نہیں ہونی چاہییں مگر اگر وانا میں کوئی negotiations
کو region ہم اس in the long term ہو جاتی ہے اور threat contain ہے کہ یہ
and we can cut the roots of people like Bait Ullah کر سکتے ہیں stabilize
میرے Mehsood in the long term, if we negotiate with them in the short term.
I think that the pragmatic option کیا جائے تو cost benefit analyses خیال میں اگر
will be that if you can bring to the table and if they actually halt terrorist activities throughout the rest of Pakistan. Then why not? Again likelihood of
اور جس طرح کے حالات ہیں، لگتا یہ ہے کہ such solutions seem unlikely
پاکستان کو وانا میں جانا پڑے گا۔ یہ بہت افسوس کی بات ہو گی کہ اگر ہم وہاں نہ
if we can’t گئے اور امریکی یا نیٹو کے فوجی اپنے طور پر یہ فیصلہ کر لیں کہ
drone attacks فی الحال جو clean them out, they will, that is going to be very bad.
ہے، بے tacit approval ہے کہ حکومت پاکستان کی open secret ہو رہے ہیں، یہ
Either they are completely helpless شک حکومت اس سے انکار کرتی ہے۔
against drone attacks or they have godwit the forces and they choosing to turn a blind eye towards it but they present way of dealing it is very counter productive.

a majority of citizens when they کریں گے تو evacuate اگر آپ وانا کو
move out of Wana, the rehabilitation of these people will be a much bigger problem than rehabilitation in Swat was. Again because of logistics and
کیونکہ accessibility reasons and also it would be very difficult to distinguish
In Swat people were integrated into the fabric of Pakistan نہیں ہے۔ hold ہمارا
میں سے کون کون society. So it was easier to verify that persons sitting as IDPs
ہیں اور کون سوات کے لوگ ہیں۔ ان کے پاس کاغذات تھے کہ وہ terrorists سے
وانا سے جو لوگ آئیں گے and they have been living in Swat.ہیں genuine IDPs
majority of people who will migrate out of Wana will be the تو خدشہ یہ ہے کہ
آپ ان کو خود ہی ملک میں پھیلا دیں گے terrorists and the militants themselves.
So I think all these کرنا نیا مسئلہ ہو گا۔ target کو dispersed threat تو پھر اس
things should have been taken into consideration before moving this resolution
ہے تو میرا خیال in essence or theoretical resolution اگر یہ خالی if it is practical.
negotiations with the militants cannot be denied outright but as long as ہے کہ
negotiations deem favourable in the sense that some settlement which is acceptable to the government can be reached and long term peace can be achieve which is of course very unlikely but if it can be then why take a hard line
اگر آپ یہ کہیں گے کہ جو مرضی ہو جائے ہم نے بات نہیں کرنی تو یہ approach?
If they are willing to come to a reasonable logical peace ہو گا۔ unreasonable
process then the door should always be open for that. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Abdullah Laghari.

جناب عبداللہ لغاری: محترمہ سپیکر صاحبہ! بہت شکریہ۔ یہ جو resolution ہے، مجھے اس سلسلے میں زیدی صاحب سے اختلاف ہے اور جس طرح انہوں نے کہا کہ مالاکنڈ کے فوراً بعد ہمیں وانا میں جانا چاہیے اور انہوں نے جس طرح کا جواز پیش کیا کہ وہ وہاں پر آ کر settle ہو جاتے ہیں اور قبضہ کر لیتے ہیں، ان کو یہ چیز realize کرنی چاہیے کہ ہم نے جب سوات میں آپریشن کیا تھا تو وہاں سے جو لوگ displace ہوئے اور IDP camps میں آئے، اس سلسلے میں لوگوں کو کتنے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ اگر جیو ٹی وی یا آج ٹی وی کی documentaries دیکھیں تو واضح طور پر یہ بتایا گیا کہ وہاں لوگوں کو کس طرح کے مسائل ہیں اور جس طرح حکومت نے وہاں پر کہا تھا کہ فی خاندان پچیس ہزار روپے دینے کا سلسلہ شروع کرنا تھا، وہ بھی شفاف طور پر نہیں ہو سکا، اس میں بھی کافی مسائل سامنے آئے کیونکہ انہوں نے نادرا میں registration کرانی تھی، پھر نادرا اور social organization کے درمیان لوگوں کا sandwich والا حساب ہو گیا اور لوگوں کو مکمل شفافیت کے ساتھ سہولتیں فراہم نہیں کی گئیں۔ ہمیں یہ realize کرنا پڑے گا کہ اگر ہم وانا میں گئے تو دیکھنا ہو گا کہ ہمارا ملک وہاں سے displace ہونے والوں کو سنبھالنے کا متحمل ہو گا کیونکہ considering the fact that economical situation of Pakistan is far more deteriorated then it was in the previous past. اگر دیکھا جائے تو ہم پہلے ہی کتنا budget deficit run کر رہے ہیں۔ ہم نے پہلے ہی ایک رقم مختص کی ہوئی ہے سوات کے IDPs کے لیے۔ اگر آپ وانا جاتے ہیں تو ایسا ہی وہاں کے لیے بھی کرنا پڑے گا تو کیا آپ کے وسائل اس کی اجازت دیتے ہیں؟ ہمیں یہ بھی realize کرنا ہو گا کہ war on terror ہمیں کہاں لے جا رہی ہے۔ آج سوات، کل وانا، پرسوں کوئی اور ہو گا۔ آپ نے مالاکنڈ، بونیر میں آپریشن کیا اور یہ پوری ballot cover کی، یہاں پر ایک کے بعد ایک علاقے کو آپ اگر cover کرتے جائیں گے تو یہ دیکھیں کہ آپ کی military, government resources استعمال ہو رہے ہیں، آپ نے rehabilitation process فی الفور initiate کرنا ہے اور پھر آپ کو ایک وقت دینا پڑے گا جس میں آپ ان rehabilitate کریں گے اور وہ لوگ اپنے علاقے میں واپس جا پائیں گے، یہ بہت مشکل ہے، اس وقت یہ solution practicality میں نہیں ہے۔ ہم نے جو سوات میں کیا ہے، جو ان لوگوں کی واپسی شروع ہوئی ہے، وہ بھی مکمل طور پر عمل میں نہیں آئی کیونکہ اب بھی وہاں پر وہ عناصر موجود ہیں، اس لیے کہ کہنا کہ وہاں جا کر ان عناصر کا خاتمہ کیا جائے، terrorists کو عام لوگوں سے distinguish کرنا بہت مشکل ہو گا۔ Terrorists civilian shield کو ایک safeguard کے طور پر استعمال کریں گے، ظاہر ہے وہ وہاں پر کسی مقصد سے موجود ہیں، اس لیے بہت سے مسائل ہیں جن کو government کو address کرنا پڑے گا۔ آپ اس وقت outrageously وہاں پر آپریشن نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کو economical, social constraints ہیں، ہمارا ملک اس وقت مشکل میں ہے اس لیے ہم ایک اور محاذ نہیں کھول سکتے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Muhammad Hamid.

جناب محمد حامد: شکریہ میڈم سپیکر۔ محترم وقار نیر اور عبداللہ لغاری نے اس کی ساری implication بیان کر کے میرا کام کافی آسان کر دیا ہے۔ میں زیدی صاحب نے جو Telegraph کا حوالہ دیا کہ پاکستان آرمی بیت اللہ محسود کے ساتھ ایک نئی deal کرنے والی ہے اور پھر وہ کہہ رہے ہیں کہ بیت اللہ محسود کے خلاف آپریشن کی بات کر رہے ہیں، مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ پہلے وہ بیت اللہ محسود کے ساتھ deal اور پھر اس کے خلاف operation کی بات کر رہے ہیں، یہ تضاد ہے تو پھر اس operation کی کیا validity رہ جاتی ہے اور وہ بتائیں کہ ان کے بیان میں یہ تضاد کیوں ہے؟

میں اس کے بعد مالاکنڈ کے بعد وانا کی طرف جو military operation کا کہہ رہے ہیں تو جناب والا! اگر اس وقت ملٹری کی بجائے search operation کیا جائے تو وہ زیادہ بہتر رہے گا۔ عبداللہ لغاری صاحب نے کہا کہ ہمیں economical and strategical constraints ہیں۔ Army operation کی بجائے اگر ہم search operation کریں تو وہ economical بھی ہے اور اس سے displacement بھی کم ہو گی اور IDPs کا جو social phenomena ہے، جو کہ پختونوں کہ بہت destruction ہو چکی ہے، اس کے بعد ان کے یہاں آنے سے ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ ہم mover سے درخواست کریں گے کہ پٹھانوں کی حالت پر رحم کھائیں اور اس operation کے لیے کسی کو urge نہ کریں۔ Militaryکی بجائے door to door search operation جس کو low level or low scale operation کہا جا سکتا ہے، وہ کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Esam Rehmani.

Mr. Esam Rehmani: Thank you honourable Deputy Speaker…

Madam Deputy Speaker: Esam Sahib, I am sorry to cut you in between. When you refer to the Chair, you always have to say Madam Speaker or if there is a male sitting here, you can say Mr. Speaker. Although I am designated as Deputy Speaker but when I am here, I am representing this Chair.

جناب ایصام رحمانی: میڈم سپیکر! لغاری صاحب سب کچھ بیان کر چکے ہیں اور حامد صاحب نے کام کر دیا ہے اس لیے میں بلا وجہ دہرا کر وقت ضائع نہیں کروں گا۔ اس House کو بتاؤں گا کہ ایک drone attack ہوا تھا جس کے بارے میں آج کے اخبار میں بیت اللہ محسود کی بیوی کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ وہ اس میں انتقال فرما گئی ہیں۔ I am quoting حضرت محمد □ ایک بھی بے گناہ مسلمان کا خون کعبہ کی عظمت سے بہت بڑھ کر ہے and while pointing at the Kaaba shrif the Prophet said this and this a Hadith of Bukhari. The point I am trying to make is that جو بھی آپریشن ہوتے ہیں وہ ہمارے لوگ کریں یا باہر کے کریں مگر بے گناہ انسان کا خون نہیں بہانا چاہیے اور میں آپریشن کے بہت خلاف ہوں negotiations should be carried out. The window for negotiations should always be left open. Thank you.

Mr. Abdullah Zaidi: Madam, point of order.

Madam Deputy Speaker: Abdullah Sahib, I would appreciate if you listen to everyone and at the end reply. Honourable Maria Ishaq.

Miss Maria Ishaq: Thank you Madam Speaker. All that I want to say has already been said so I would save the time of this House.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Raheel Niazi.

جناب راحیل خان نیازی: شکریہ میڈم! لیکن میرا تو نام نہیں تھا۔

Madam Deputy Speaker: I got a list stating your name, ok. Thank you. Honourable Zameer Malik.

جناب ضمیر احمد ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب سے پہلے میں اپنے بھائی عبداللہ زیدی کے خیالات اور تاثرات کا قدردان ہوں کہ انہوں نے ایسی resolution پیش کی جو کسی حد تک ٹھیک ہے لیکن میں اس سے کچھ حد تک اتفاق نہیں کرتا۔ ہمارے وقار بھائی نے بتایا کہ اگر آپریشن کیا گیا تو پہلے یہ بہت سے IDPs جو کراچی، سرحد، بلوچستان میں ہیں، ان کے بہت سے مسائل ہیں۔ ان کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں اور economy کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ پاکستان اس کا یقیناً متحمل نہیں ہو سکتا۔ مجھے وانا کی سمجھ نہیں آئی کیونکہ پورا وزیرستان ہی گڑھ بنا ہوا ہے۔ وانا سے ہمارے احمد نور بھائی کہتے ہیں کہ وہاں کوئی militancy نہیں ہے۔ پہلے session میں ہماری green party ہر قسم کے آپریشن کی مخالفت کیا کرتی تھی اور آج خوشی ہوئی کہ ان کو بھی پتا چل گیا ہے طالبان ہمارے دشمن ہیں، وہ طالب نہیں رہزن ہیں۔ میرا یہ تاثر ہے کہ اس آپریشن کو مالاکنڈ تک محدود رکھا جائے اور جب تک وہاں کا نظام درست نہیں ہو جاتا اس کو آگے نہ بڑھایا جائے کیونکہ ایسا کرنے سے ہم دو fronts کھول لیں گے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آج گرین پارٹی سے آپریشن ہونے کے حوالے سے جو آواز اٹھی ہے، اس کا کریڈٹ پاکستان کے صدر آصف علی زرداری کو جاتا ہے کیونکہ دو سال پہلے تک۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضمیر صاحب، ابھی تک دو ممبران نے اس کی مخالفت کی ہے، صرف عبداللہ زیدی صاحب۔۔۔

جناب ضمیر احمد ملک: اگر عبداللہ زیدی صاحب نے کسی resolution کی مخالفت کی تو پوری پارٹی نے مخالفت کی، اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ان کی majority ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لیڈر آف اپوزیشن کی طرف سے ایک ۔۔۔۔

جناب ضمیر احمد ملک: یہ میرے تاثرات ہیں، میں غلط ہو سکتا ہوں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قوم متفق نہیں تھی حتی کے پاکستان مسلم لیگ بھی اس حق میں نہیں تھی لیکن صدر پاکستان آصف علی زرداری نے اپنی strategy سے یہ ثابت کیا کہ طالبان دشمن ہیں اور آج پاکستان کے عوام یہ مانتے ہیں کہ طالبان دوست نہیں دشمن ہیں۔ نورجہاں کا مشہور گانا ''میرے کرنیل نی میرے جرنیل'' فوجی جوانوں کے لیے یہ گایا گیا۔ یحیی خان نے ان کو کہا کہ آپ نے یہ فوجی جوانوں کے لیے گانا گایا تو ابھی کرنیل اور جرنیل کے لیے۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضمیر صاحب، آپ پارلیمنٹ کا time waste کر رہے ہیں۔

جناب ضمیر احمد ملک: سپیکر صاحبہ! میں اپنے فوجی جوانوں کو خراج تحسین پیش کر رہا ہوں، آج سے چھ، سات ماہ پہلے تک جب حضرت مشرف

صاحب مسند نشین تھے، آپ آج اسلام آباد، پنڈی چلے جائیں، آرمی کے آفیسران، آرمی کی نمبر پلیٹ نہیں لگاتے۔ انہیں خوف ہے کہ جس جنرل بیگ صاحب کے ساتھ ہوا کہ وہ ایک اشارے پر رکے اور ایک خود کش بمبار نے انہیں اڑا دیا، اس کے بعد آرمی کے آفیسران نے آرمی کی نمبر پلیٹیں لگانا چھوڑ دی ہیں۔ کالے شیشے کرا دیے کہ پتا نہ چلے کہ اندر آرمی آفیسر بیٹھا ہوا ہے۔ آرمی عوام سے اتنی خوفزدہ ہو گئی لیکن سوات آپریشن کے بعد ان کرنیلوں، جرنیلوں اور آرمی آفیسران نے قربانیاں دیں اور بہت سے شہید ہوئے تو میں چاہتا ہوں کہ ہم ان کو خراج تحسین پیش کریں کہ انہوں نے پاکستان کے لیے قربانی دی ہے۔ میں اس resolution سے متفق نہیں ہوں، اگر عبداللہ بھائی اس کے الفاظ تبدیل کر دیں تو میں تا دم زندگی شکر گزار رہوں گا۔

Mr. Abdullah Zaidi: Point of order.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی بولیے۔

جناب عبداللہ زیدی: انہوں نے جو گرین پارٹی کو اپنے قائد کے حوالے سے associate کیا ہے، انہیں کہیں کہ وہ واپس لیں کیونکہ آصف علی زرداری کو کوئی credit نہیں جاتا گرین پارٹی کے اندر کچھ بھی کرنے کے لیے، ان کو باقی کاموں کا بہت کریڈٹ جاتا ہے۔

جناب ضمیر احمد ملک: میں نے گرین پارٹی پر impose نہیں کیا، وہ اپنے نظریات رکھتے ہیں، وہ صدر زرداری کو کچھ بھی کہیں، وہ منتخب صدر ہیں، پانچ سال رہیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضمیر صاحب تشریف رکھیے۔ Mr. Abdullah Zaidi, if you could kindly read out the amended resolution.

Mr. Abdullah Zaidi: Madam Speaker, if I could answer some of the points.

Madam Deputy Speaker: But we still have somebody else, one of the speakers or that but before he speaks, I would…

Mr. Abdullah Zaidi: Thank you Madam Speaker. Considered everybody's and it was very hurriedly jolted down resolution because the secretariat as you all know. The amended resolution is " This House is of the opinion that the operation that started from Malakand should not end here. The military option should be extended to the Wazirstan region. This House negates the possibility of any negotiations with the militants".

Madam Deputy Speaker: Honourable Yawar Hayat Shah.

جناب یاور حیات شاہ: شکریہ میڈم سپیکر۔ دہشت گردی جیسے موذی مرض کا خاتمہ وقت کی ضرورت ہے لیکن ہمیں ground realities کو ignore نہیں کرنا۔ اگر ہم ماؤزے تنگ کی theory of insurgency and counter insurgency کو دیکھیں تو اس میں انہوں نے insurgent کے tactics پر خاص نظر ڈالی ہے کہ insurgents negotiations کا tool use کر کے سارا process prolong کرتے ہیں تا کہ وہ اپنی insurgency plan out کر سکیں۔ ہمیں اس کو نظر میں رکھنا ہے کہ وانا اور

سوات میں جو tactics use ہو رہے ہیں کہ آیا وہ ایک ہی نوعیت کے ہیں اور اس کے لیے ہم نے جو counter insurgency tools استعمال کرتے ہیں وہ کس نوعیت کے استعمال کرتے ہیں اور اپنے ملٹری جو سوات اور مالاکنڈ میں مصروف ہے اس کو بھی مدنظر رکھنا ہے۔ Blue party نے ہمیشہ دہشت گردی کی مذمت کی ہے۔ Military option وقت کی ضرورت ہے لیکن ایک وقت پر دو محاذ کھولنے سے مسائل حل نہیں ہوں گے بلکہ بڑھیں گے۔ اس وقت سوات میں IDPs کا مسئلہ توجہ طلب ہے لیکن فاٹا اور وانا میں آپریشن کرنا مناسب نہیں۔ فاضل اپوزیشن لیڈر رحمانی صاحب نے جو negotiation کی window open رکھنی چاہیے لیکن میں یاد کرانا چاہتا ہوں کہ Wazirstan accord اور میران شاہ agreement 2003, 2004 میں ہو چکا ہے جو ناکام ہو گیا تھا، that was the result of the negotiations. وہاں پر یہ ناکام ہو چکا ہے تو military option priority list میں ہونا چاہیے لیکن سوات میں IDPs کی settlement کے بعد military operation کا option استعمال کرنا چاہیے۔ جمہوری نظام میں پارلیمنٹ بالا دست ادارہ ہوتا ہے، اس resolution کو پارلیمنٹ میں لا کر تمام سیاسی جماعتوں کی consent لی جائے۔ شکریہ۔

Mr. Esam Rehmani: Point of Order.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب ایصام رحمانی: میں صرف clarification چاہوں گا، جب discussion ہوتی ہے تو اس سے improvement ہوتی ہے۔ میرے ذہن میں ایک بات ہے کہ اگر ایک گھر میں ایک بچہ بگڑ جائے تو اس کے ماں باپ اس کو فوراً مارتے نہیں ہیں، ان کو پتا ہے کہ حل ایسا ہے جو آخر تک رہے گا مگر اس سے چیزیں سدھریں گی نہیں کیونکہ اگر انہوں نے مارا تو ایک وقت ایسا آئے گا جب بچہ control سے باہر ہو جائے گا تو وہ ہمیشہ until the end negotiate کرتے رہتے ہیں۔ ہم لوگ ان کو اپنا حصہ یا اپنا پاکستانی بھائی سمجھ ہی نہیں رہے، ہم مسلمانوں والے ethics بھول گئے ہیں۔ یہ اگر justify کر سکیں تو I will be very happy. Thank you.

Mr. Waqar Nayyar: Point of order.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب وقار نیر: یہ مثال میرے خیال میں تھوڑا سا miss quoted ہے کیونکہ اگر ایک بچہ دوسرے بچے کو ذبح کر دیں تو اس کے لیے معافی کا option نہیں ہونا چاہیے۔ اگر کوئی شخص suicide bombing plan out کر رہا ہے، if somebody is involved in the killing of innocent civilians, there should be no negotiation and there should be no mercy for any such character. This is a matter of priniciple. Thank you.

ایک معزز ممبر: میں وقار نیر صاحب کو second کرتا ہوں کہ negotiation کر کے کتنے فوجی جوان، معصوم جانیں کب تک گنواتے رہیں گے، ہم کتنے اور خود کش حملے دیکھیں گے؟ ہم نے اس option کے تحت باقاعدہ agreement and accord کیے ہیں اور انہوں نے ان کو توڑا ہے۔ اس لیے military

option best ہے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ سوات کے بعد ہم یہ afford کر سکیں گے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

جناب وزیر اعظم: میڈم سپیکر! یہاں پر کچھ باتیں clear ہو جانی چاہییں۔ جناب وقار نیر اور یاور حیات شاہ دونوں نے یہ کہا ہے کہ ہم on principle agree کر رہے ہیں۔ یہ کسی نے نہیں کہا کہ ہم فوراً military operation شروع کر رہے ہیں، اس لیے باتوں کو miss quote نہ کیا جائے اور ان ہی context میں دیکھا جائے جس میں وہ کی جا رہی ہیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you honourable Prime Minister. Honourable Abdullah Zaidi, if you want clarify on the issue.

Mr. Abdullah Zaidi: Thank you Madam Speaker. First of all I agree with the most of the part what Waqar Nayyar said except for the fact that it is not a piece of cake. What I believe is that the intent was never there, it is neither impossible.

انہوں نے جو NATO forces کی افغانستان میں مثال دی، when America went in Afghanistan, America went alone, America said we don’t need anyone. When the ISAF international security force was developed for Kabul security, America empowered war lords as a parallel government to the ISAF impeding the ISAF progress. They relied on the war lord intelligence throughout their operation. Kabul fell with thirteen marines on the ground, I believe war lords intelligence, they almost on one incident a lot of people don’t know, they almost killed Hamid Karzai by dropping a 1000 pound bomb near his place due to faulty war lord intelligence. The intent I believe was never there, I don’t know if it say in the Obama administration or not but always about extending the imperialist invasion into Iraq.

مجھے معلوم ہے کہ وانا کے IDPs کا مسئلہ بہت بڑا ہو گا لیکن میرے خیال میں اور کوئی متبادل نہیں بچا eventually you have to go into Wana, I have removed the word immediately لیکن وہاں جانا پڑے گا۔ Drone attacks نے بھی escape goat کیا ہے، collateral damage زیادہ کیا ہے۔ They have not been able to take out the leadership yet. بیت اللہ محسود کو نہیں مار سکے۔ میں army کی intent justify نہیں کر رہا I do not trust that institution میں کہہ رہا ہوں کہ this House negates, if there is a possibility of any further negotiations in principle with the militants because سارا روکا، وزیرستان، سوات ہم نے بہت دیکھے ہیں these are people you have to reign them with the iron hand. بقول ضمیر صاحب شاید ہم سب ملٹری آپشن نہیں چاہتے تھے لیکن اب پاکستانی سوسائٹی کو سمجھ لینا چاہیے۔ کچھ لوگوں کی مشینری ایسی ہوتی ہے جیسا کہ ہم نے ایران میں دیکھا انہوں نے اپنی repression machinery سے جو turmoil تھا، ہم نے چین میں دیکھا، انڈیا میں سکھوں کی movement تھی، آپ کو iron hand, fist use کرنی پڑتی ہے۔ Military operation سے کئی جگہوں پر کامیابی بھی ہوئی ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Now I put the resolution to the House. “It has been moved that this House of the opinion that the operation

that started in Malakand should not stop here. The military option should be extended to the Wazirstan region. This House negates the possibility of negotiations with the militants".

(The motion was negatived)

Madam Deputy Speaker: Next item on the agenda is a resolution by Miss Hira Batool Rizvi.

Miss Hira Batool Rizvi: Thank you Madam Speaker.

"This House is of the opinion that it believe in the study and use of alternate energy resources to elevate the energy crisis in Pakistan".

First of all Madam Speaker, I was not aware of the fact that how the people sitting are junior Bilgates and every second of their worth of million and billion but the point is that we are here to discuss things that have not been discussed and certainly this thing has not been discussed. Yes we have discussed the energy crisis for more than one and half of a day and we got a beautiful paper. What I was noticing reading that paper was that it has a detailed study on bio methanol and bio diesel but unfortunately going through Wikipedia I realize that it was just a copy from Wikipedia. So what was next in previous session as well in that beautiful papers which came from the Green party was that it did not mentioned the study of the energy resources. The thing is that all of us know the alternate resources what they are and obviously we want to know what they are in detail but the thing is that how are they going to be implemented in this country? We certainly need to develop population which should be made well aware of each of every of this technology and towards the scale of implementation when it comes to Pakistan because certainly our people are just working on the hydro electricity and the nuclear power. We don't know how to implement the fuel said technology, the hydrogen fuel obviously these are implemented the world wide but how are they going to be implemented in Pakistan? Because of that, I brought this resolution and mentioned the word study in the resolution if any one missed it out and yes I know this has not been mentioned in the previous energy discuss that we have had and not even in the paper. This is very affording because we don't know how to get it to our factory. So because I think what we should do is that
کہ ایسی یونیورسٹی اور ادارے بنائیں جو لوگوں کو اس کے بارے میں awareness
دیں اور بتائیں کہ یہ کس طرح پاکستان میں implement ہو سکتے ہیں، کس طرح
سے لیبر کو تیار کریں تاکہ وہ ان شعبوں میں کام کرے۔ اس سے آپ کی
employment opportunities بھی بڑھیں گی۔ Obviously tidal energy, wind energy
کہاں استعمال ہو رہی ہے، ہمیں کوئی بھی بتا سکتا ہے کہ وہ کیا چیزیں ہیں مگر
ہمیں یہ بات کون بتائے گا کہ ہم اس کو کس طرح سے پاکستان میں لانے کی کوشش
کریں گے۔ So this is what this resolution all about. I am sorry if anyone thought that this was wastage of time but I do not certainly think so. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Miss Hira Batool as far as energy paper was concerned, it was from the Standing Committee on Economic, Planning Affairs and Finance. So it was not from the Green party. Mr. Waqas Ali Kausar.

جناب وقاص علی کوثر: شکریہ۔ میں اس حوالے سے کچھ statistics پر جاؤں گا۔ سب سے پہلے یہ کہوں گا کہ alternative resources پر دیکھا جائے تو energy sector میں پاکستان کی per annum requirement 9.5% بڑھ رہی ہے۔ ڈاکٹر اکرم شیخ جو پلاننگ کمیشن کے سابقہ چیئرمین تھے، ان کے مطابق اگر پاکستان میں alternative resources پر جائیں تو سب سے پہلے کوئلہ ہے جو almost 400 billion barrels of oil کے برابر ہے اور which is equivalent to combined oil resources of Saudi Arabia and Iran. دوسری طرف میں یہ کہتا ہوں کہ اگر oil 50 dollars per barrel پر لیتے ہیں تو its worth 187 times to whole GDP of Pakistan. دوسری چیز یہ کہ اگر کوئلہ کے حوالےسے دیکھا جائے تو پاکستان کی بدقسمتی ہے کہ ہم اپنے total energy resources میں 7.4 to 7.5% سے coal سے energy produce کر رہے ہیں اور اس میں سے بھی 53% ہم bricks and cement industry میں استعمال کر رہے ہیں۔ آپ اپنے contemporary countries کو لیں، India uses 60% of its energy resource through coal, China almost do the 70 to 80% of its energy from coal. Pakistan having riches resources of the coal in earth ہم ان alternative resources کو نہیں دیکھ رہے۔

اس کے بعد میں یہ کہوں گا کہ پاکستان میں renewable energy resources میں ہمارے پاس bio mass, wind energy, solar energy, tidal power اور ایسے بہت سے resources ہیں جن کو alternative resource of energy کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ آپ financial year 2008 کو دیکھیں تو almost ہماری import کا 27% حصہ oil کا تھا اور اگلے سال یہ 30% ہو گیا تھا اور اس سال میں hopefully there would be a gap of two million کیونکہ عالمی مارکیٹ میں تیل کی قیمتیں کم ہو رہی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دو ملین ڈالر کا gap ہو گا جو ایک لحاظ سے منافع ہو گا، آخر میں کہوں گا کہ ہم we should use it in alternative energy resources. modern world کی مثالیں لیتے ہیں، تو جو solar and wind energy ہے تو current statistics ہے کہ Germany is using 18000 mega watts from solar energy, Spain is getting 8000 and America is getting 7000 from wind energy. پاکستان میں یہ 20,000 mega watt produce کی جا سکتی ہے تو اس کو بھی دیکھنا چاہیے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Is there any other speaker who wish to speak on this topic.

جناب ایصام رحمانی: شکریہ۔ میں ایک دو چیزیں جو یہاں پر mention کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ ہم نے جو time spent کیا تھا، اس میں wind energy کے بارے میں بات کی تھی جس میں کچھ miss facts بھی آئے تھے جن کو correct کیا گیا تھا۔ دوسری یہ بات کہ پاکستان میں اس کا ادارہ ہے اور خوش قسمتی سے ہماری Green Party کی Political Advisor میڈم انوشہ رحمن، اس standing committee کی ممبر ہیں اور انہوں نے کافی ایسی feasibility reports بنائی ہیں، جس میں alternative energy کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ پاکستان میں کام ہو رہا ہے اور اس کو recognize کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Now I put the resolution to the House. “This House believe in the study and use of alternate energy resources to elevate the energy crisis of Pakistan”.

(The resolution was adopted unanimously)

Madam Deputy Speaker: The last item on the agenda is a motion by Mr. Waqar.

Mr. Esam Rehmani: Madam Speaker, Mr. Waqar Ahmed could not make it for today’s session. However, I read the resolution. It is not a resolution, it is actually motion. Let us have a healthy discussion on it.

“The House may discuss the need to focus on better training of law enforcement and civil defence forces to blunt the impact of terrorism in the country”.

I know that some of aspects were already covered in the motion by Mr. Abdullah Zaidi Sahib but if there is something new that we can have on the motion then we are willing to discuss on it. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Honourable Sameer Anwar.

جناب سمیر انور: محترمہ سپیکر! ایک ہی context میں یہ law enforcement and civil defence forces کی improvement بات کی جا رہی ہے۔ میڈم سپیکر! Terrorism ہماری سوسائٹی میں اتنی entrench ہو گئی ہے اس کو eliminate کرنے کے لیے یہ اچھا موضوع ہے جس پر بحث ہونی چاہیے۔ Law enforcement agencies کے پاس resources کی بہت کمی ہے جب کہ جو terrorists ہیں ان کے پاس زیادہ اچھا اسلحہ ہوتا ہے۔ ہماری پولیس اور باقی اداروں کے chain of command criticism کیا جا رہا ہے اور وہ کافی valid ہے۔ پہلا مسئلہ یہ ہے کہ پولیس کے جو آفیسروں کا وہ role and chain of command نہیں ہوتی جو آرمی میں ہوتی ہے کہ ایک میجر ایک بٹالین کو lead کرتا ہے۔ یہ چیز ہم پولیس کے اندر نہیں لا پائے اور اس میں پولیس کا سپاہی جس کی command کرنے کی training نہیں ہوتی وہ سب سے آگے ہوتا ہے۔ ان کو بہتر اسلحہ فراہم کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ حال ہی میں ہم نے مناواں میں بھی دیکھا اور ان کو strongly target کیا جا رہا ہے تا کہ ان کا moral down کیا جا سکے۔ پولیس والے وردی پہننے سے ڈرنے لگے ہیں تو ان کو بہتر اسلحہ اور training دینا بہت اچھا idea ہے اور اس کو definitely stand کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Honourable Abdullah Laghari.

جناب عبداللہ لغاری: شکریہ میڈم سپیکر۔ وقار صاحب کی motion پاکستان کی موجودہ صورتحال دیکھی جائے تو بہت اہم ہے۔ جس طرح سے سمیر نے کہا کہ پاکستان میں law enforcement agencies کی حالت ہے، وہ چاہے پولیس یا elite force ہو، ان کی training or equipments کے حوالے سے کوئی بات ہو، ہماری Interior Ministry intelligence agencies کے under ہیں اور ان میں سے میں IB کا نام لوں گا، ان کے لیے resources میں کافی کمی پائی جاتی ہے۔ اس کا حل ہمیں ڈھونڈنا ہے کہ اپنی agencies کو کس طرح سے equip کر سکتے ہیں۔ جب سری لنکا کی ٹیم پر لاہور میں حملہ ہوا اس میں بھاری اسلحہ کا استعمال ہوا اور

technology کے حوالے سے کافی latest weapons استعمال کیے گئے اور ہماری elite force کا پاس صرف پسٹل تھے جو کہ ناکافی تھے۔ اس لیے ہمارے ان اداروں کو جو اسلحہ فراہم کیا گیا ہے وہ اس قابل نہیں ہے کہ اس طرح کے terrorism کو deal کر سکے۔ اس کے حوالے ہمیں پنجاب حکومت کی طرح initiative لینا پڑے گا کہ ان کی broad base training ہو گی اور ان کو equip کیا جائے گا۔ Within the police academies extensive training programme launch کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس terrorism کی لعنت سے نمٹنے کے لیے جس طرح ان terrorists کے پاس جدید اسلحہ ہے، اسی طرح کا اسلحہ مہیا کرنے کی ضرورت ہے اور ان اقدامات کو عملی شکل دینے کی ضرورت ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Waqas Ali Kausar.

جناب وقاص علی کوثر: میڈم سپیکر! میں اختصار سے کہوں گا کہ پاکستان میں police training system ہے اور یہ internally first line of defence ہے، صرف سہالہ میں پولیس اکیڈمی میں پورے carrier تین سے چاہ ماہ ٹریننگ ہوتی ہے۔ اس ٹریننگ کے دوران چھ ماہ میں ایک سپاہی ساٹھ یا پینسٹھ فائر کرتا ہے، اس سے you can examine the service delivery that he is going to deliver to the nation. دوسرا weapons کی بات ہوئی تو ہماری پولیس جو guns استعمال کرتی ہے وہ زیادہ سے زیادہ جی تھری ہے لیکن دہشت گردوں کے پاس M7 and the latest laser guns they are using. ان کا مقابلہ کرنا انتہائی مشکل ہے۔ پولیس کی job training کے سلسلے میں lower cadre کے لیے تو کوئی تصور نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ بھی 1861 کا سسٹم چلا آ رہا ہے، اس میں training system introduce ہی نہیں کرایا گیا۔ پولیس یا elite force ہو، اس کو تین، چار سو روپے TA/DA ملتا ہے even he is supposed to travel on his own expenditure. اسی لیے پولیس والا لوگوں سے لفٹ مانگتا ہے اور کرپشن کرتا ہے، تنخواہ دگنی کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ جب ان کی economic resources کی بات کرتے ہیں تو آپ ان کو medical, housing and other facilities دیں کیونکہ یہ آپ کی اہم ایجنسی ہے۔ اسلام آباد میں اگر دہشت گردی کا واقعہ ہوتا ہے تو اس میں بڑا مسئلہ افرادی قوت کا بھی ہے کیونکہ اسلام آباد میں زیادہ تر پولیس والے protocol of the ministers, protocol of the governance bodies میں لگے ہوئے ہیں جس وجہ سے terrorism کا مسئلہ ہو رہا ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Mir Fahad Iqbal.

میر فہد اقبال: شکریہ میڈم سپیکر۔ یہ بہت اہم موشن ہے اور اس میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے کہ ہماری law enforcement agencies کی training ہونی چاہیے۔ لغاری صاحب نے صحیح کہا کہ ہم جس طرح کی دہشت گردی کا سامنا کر رہے ہیں اس کے لیے ہماری civil defence agencies prepared نہیں ہیں۔ اگر پولیس کے حوالے سے بات کی جائے، پولیس کی investigation agency CID بھی خود equipped نہیں ہیں، آجکل ہونے والے activities کے مقابلے کے لیے۔ ان کے پاس ISI or other defence intelligence agencies کی طرح کے equipments نہیں ہیں۔ دوسرا training grade 17 and above کراتے ہیں، جو front پر ہوتے ہیں،

وہ lower level کے ہوتے ہیں، ان کو وہ training کرانی چاہیے۔ اگر سندھ پولیس کی بات کی جائے تو وہاں پر ان کواٹر دیکھیں کہ ان میں کوئی رہ نہیں سکتا، وہ مر جائے تو ایک لاکھ یا ایک لاکھ پچیس ہزار روپے دیتے ہیں۔ یہ اہم ہے کہ ان کو اس طرح کی سہولیات بھی دی جائیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Waqar Nayyar, would you like to add something to it? Actually you being the Chairman of the Foreign Affairs and Defence Committee, if you would like to add your valuable comments.

Mr. Waqar Nayyar: Thank you. In terms of equipping the forces better, there can be no disagreement to the fact that the police as it stands today is in no shape to tackle the menace of terrorism.

میں ایوان کی توجہ Chief Minister, Punjab کے اس اقدام کے طرف دلانا چاہوں گا جس میں انہوں نے province boarder security force تشکیل کی ہدایت کی تھی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ he was trying to set up something very parallel to the existing defence and internal security mechanism of the country which is not very welcomed کیونکہ اگر کل کو بلوچستان کا Chief Minister یہ کہے تو اس کے خلاف غداری کا نغمہ پنجاب کی حکومت ہی گائے گی۔ میرے خیال میں اس طرح کی جو مثالیں قائم ہو رہی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ they police are not capable of it. Responsibility of counter terrorism in Pakistan is affectively fallen to the hands of the military police اور MPs کی training پر کافی پیسہ اور انرجی خرچ کی جا رہی ہے۔ میں اس ایوان کی توجہ دلاؤں گا کہ the recruitment in the army to a very large extent is focused on military police rather than the recruitment of soldiers and officers. ملٹری اپنا police wing expand کر رہی ہے اور خدشہ یہ ہے کہ we can slip into again a very military dominated society اور پولیس کے پاس اس طرح ہتھیار اور ان کی training بھی ہونی چاہیے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے police in Pakistan is also a tool for political repression اگر ہماری پولیس کے پاس state of the art rubber bullet equipment and ample rubber bullets ہوتیں تو long march کی کہانی کافی مختلف ہوتی۔ آپ کو training and equipment کے ساتھ یہ بھی ensure کرنا پڑے گا کہ police is not used as a tool or political repression at all ورنہ اس طرح کی پولیس سیاستدانوں کے ہاتھ میں خطرناک ہتھیار ہو گا جس کو وہ بڑی بے دردی سے لوگوں کے خلاف استعمال کریں گے۔

ہمیں اس چیز کو بھی appreciate کرنا چاہیے کہ اس قدر گرمی اور سردی میں صبح سے رات تک ہر ناکے پر بیٹھ کر گاڑیاں چیک کر رہے ہوتے ہیں اور اپنی life at risk ڈال رہے ہوتے ہیں کیونکہ اگر کوئی دہشت گرد اس ناکے پر آئے گا تو he most probably is going to blow himself up at that point. So it is a very hard task to do. I think first and foremost what needs to be done is that these people need to be re-compensated. یہ ہم anti terrorism کے سلسلے میں جو اتنے پیسے لے رہے ہیں اس کا ایک بڑا حصہ monitory reimbursement کے طور پر

بھی جانا چاہیے کیونکہ یہ جتنی hardships برداشت کر رہے ہیں it should be made worthwhile. Thank you Madam Speaker.

Madam Deputy Speaker: Thank you. I would request the honourable Youth Prime Minister to make a brief statement.

Mr. Prime Minister: Thank you Madam Speaker. Much has been said about this topic.

یہ بہتر ہوتا اگر mover of this motion یہاں ہوتے تاکہ وہ اس کا context زیادہ بہتر طور پر بتا سکتے لیکن جن لوگوں نے یہاں پر بات کی ہے تو اس سے اندازہ ہو گیا ہے کہ صوبائی اور قومی سطح پر کیا کیا ضروریات ہیں اور ہم کس طرح civil defence force, police یا دوسرے اداروں کو equip کر سکتے ہیں۔ میڈم سپیکر! Practical terms میں دیکھیں تو ہمارے پاس اتنا وقت شاید نہیں کہ اس کو standing committee کو refer کیا جائے اور ہمارے پاس اس کی رپورٹ آ جائے لیکن آج اگر کمیٹی کی میٹنگ ہے اور آج Chairman of Foreign Affairs and Defence اس کا جائزہ لیتے ہیں، اس کے بارے میں ارکان سے رائے لے کر کل ایک brief comment کر دیں تو بہتر ہو گا۔ میں اس کو ان کی طرف refer کرتا ہوں کہ اگر ان کے لیے ممکن ہوا تو وہ اس پر اپنی کمیٹی کی طرف سے ایک brief comment کریں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you very much. The session is adjourned for 5 minutes.

(At this the session was adjourned for 5 minutes)

Madam Deputy Speaker: ---

Thank you Madam Speaker, “This House is of the opinion that government of Pakistan should cease the culture of nepotism in government departments”.

It has been seen over last many years

جب سے پیپلز پارٹی کو گورنمنٹ آئی ہے، اس سے پہلے بھی جو governments رہی ہیں، اس نے اپنے پسندیدہ لوگوں کو key posts دی گئی ہیں اور موجودہ حکومت نے جس طرح انہوں نے میرٹ سے ہٹ کر appointments کی ہیں، انہوں نے تو سارے ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ آپ نے اخبارات میں بھی دیکھا ہو گا کہ انہوں نے foreign service کے ساتھ کیا کیا۔ جو Ambassadors لگائے گئے وہ مختلف groups کے لگائے گئے۔DMG service کے لگائے گئے Chairman, FBR جن کا اس سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔ ایسی ہی بہت سی appointments ہیں جن سے یہ پتا چلتا ہے کہ ان کی حکومت میں ایسے rules follow نہیں ہو رہے، جس سے کہا جا سکے کہ یہ rules ہیں جن کے through appointments کی گئی ہیں۔ Recently IB کے head نے retirement لی اور اس کے بعد وہ سپریم کورٹ میں گئے کہ جتنے سال وہ OSD رہے، ان کی retirement اتنے سال کے لیے extend کر دی جائے، اس کو عدالت نے reject کر دیا۔ ہمارے صدر صاحب ان کو Tax Ombudsman بنا رہے تھے یعنی police service والے کو tax Ombudsman بنا دیا جاتا ہے، جس کا tax سے دور دور کا تعلق نہیں ہے، وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ انہوں نے internationally white collar crimes deal کیے ہیں۔ اس کے بعد foreign service میں

بھی احتجاج کیا گیا تھا، فرانس میں جو ایمبسڈر تھے ان کے خلاف کیا گیا تھا اور وزیر اعظم نے اس کو hold کر لیا۔

آپ دیکھیں کہ Public Policy کا ایک ادارہ جو آرڈننس کے ذریعے بنا تھا، وہاں پر بھی ریٹائرڈ جنرل بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہاں لوگ جنرلوں کو گالیاں دیتے ہیں، ان کر برا بھلا کہتے ہیں لیکن اس کے باوجود آج تک کچھ retired Generals are holding offices. دھنیش کمار صاحب نے کل ایک بات کی تھی کہ انہوں نے exam دیا تھا اور ان کو فون آیا تھا کہ پیسے دو تو یہ صحیح بات ہے کیونکہ مجھے بھی کئی لوگوں نے بتایا تھا کہ وہاں پر اس طرح سے seats بک رہی ہیں۔ وہاں کے چیئرمین نے ایسا ہی کہا ہوا کہ جو پیسے دے اس کو key postings دیں۔ یہ کلچر پہلے بھی تھا کہ آرمی آفیسر اور ریٹائرڈ جنرل key postings پر آتے تھے لیکن اب HEC کے چیئرمین اور different heads of the department زرداری صاحب کے friends ہیں، ان کو اچھی appointments دی گئی ہیں۔ ہمارے ملک میں executive ایک argon ہے، اس میں اگر میرٹ نہیں ہو گا تو کچھ بھی نہیں چل سکتا۔ حتی کہ یہاں پر training schools میں میرٹ نہیں ہے، junior officers کو اس لیے promote کیا جاتا ہے کیونکہ وہ پیپلز پارٹی کے حمایتی ہیں۔ پہلے اس کے لیے army officers ہوتے تھے اب پیپلز پارٹی کے جیالے ہیں۔ I think this culture should be discouraged.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Waqass Ali Kauser.

جناب وقاص علی کوثر: شکریہ میڈم سپیکر۔ اس میں یہ کہوں گا کہ یہ پیپلز پارٹی یا کسی اور حکومت کا مسئلہ نہیں ہے۔ جب آپ اداروں کی بات کرتے ہیں تو جب بھی کوئی ملک وجود میں آتا ہے تو وہ اپنے حالات اور وقت کے مطابق اپنے institutions میں structure reforms کرتا ہے۔ اس ملک کا المیہ یہ رہا کہ ہم نے اس کو آزاد تو کرا لیا لیکن ہم اس میں institutional reforms نہیں لا سکے۔ ساری governance bureaucratic system کے تحت چلتی رہی اور اس کا بھی ایک certain patron تھا۔ جہاں تک nepotism کی بات ہے تو یہاں پر جمہوری نظام نہیں رہا۔ جب بھی جمہوری نظام آیا تو انہوں نے اپنی security کے لیے political لوگوں کو induct کرنا شروع کیا جس کی ان کے لحاظ سے ایک اپنی justification ہے، which might be wrong or right. آپ کی bureaucracy highly centralized ہے۔ ایک سیکشن آفیسران اور ان کے اوپر جو سیکرٹری ہوتے ہیں، they are highly centralized, even if they have to move a file وہ اس پر decision لینے کا مجاز نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے power certain persons کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ اس وجہ سے جو بھی فیصلہ ہوتا ہے you have to abide by that if you are a junior. آپ کو ACR کے ذریعے سے senior کو سیاہ و سفید کا مالک بنا دیا جاتا ہے۔ You are dependent جب آپ dependent ہو جاتے ہیں تو یقیناً you have to abide by the ruling class of the elite. جو بھی modern democracies ہیں، ان میں کہیں بھی اتنی dependency نہیں ہے۔ آپ کسی بھی developed country میں دیکھیں، وہاں پر جس کی جو power ہے، وہ اس کو exercise کرتا ہے۔ یہاں پر جب تک structure reforms کے ذریعے جب تک decentralization of your bureaucracy نہیں کریں گے، تب تک nepotism,

redtapism, favouritism بھی ہو گا، وجہ یہ ہے کہ آپ نے from section officer to
secretary when you reach, it takes years. ایک عام فائل کو move کرنے میں ایک
ماہ لگ جاتا ہے کیونکہ طریقہ کار ایسا ہے۔ پاکستان میں اقربا پروری کا کلچر بھی
پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں سترہ، اٹھارہ accountability agencies کام کر رہی ہیں،
جب تک within system آپ empower نہیں ہیں، accountability mechanism نہیں
ہے تو آپ favouritism, nepotism کو نہیں روک سکتے۔ Need of hours is that rules
of business 1961, 81 کو keeping in mind the Pakistani context completely
reverse کیا جائے۔ آپ decentralization کے ذریعے upper tier کو empower کریں،
top to down communication کا مسئلہ ہوتا ہے، out side organization کچھ افواہیں
اور within organization کچھ اور، اصل صورتحال کوئی نہیں جانتا۔ اس لیے top to
bottom communication strong کیا جائے کیونکہ جب lower tier مضبوط ہو گا تو
definitely they have to communicate with each other. اگر آپ کی بیوروکریسی
اور civil servant, if he is strong and committed then nobody can force him, even
head of state or prime minister under any law of Pakistan کسی سرکاری ملازم کو
out of the blue dismiss کر سکے۔ When the institutions will be strong, you will
see the end of this menace of nepotism, favouritism or red tapism. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Umair Farrukh Raja.

جناب عمیر فرخ راجہ: شکریہ میڈم سپیکر۔ تحریک پاکستان کے دوران اور قیام پاکستان کے بعد بھی قائد اعظم نے اپنی تقاریر میں بارہ مرتبہ اس بات پر زور دیا تھا کہ قیام پاکستان کے بعد حکومتی مشینری میں اقربا پروری کو ختم کرنا ہو گا، تب ہی پاکستان صحیح معنوں میں ترقی کر سکے گا اور ہم ابھی تک اس سے نجات حاصل نہیں کر سکے بلکہ یہ ہمارے معاشرے میں مزید سرایت کر گیا ہے۔ ڈاکٹر صفدر محمود نے قائد اعظم پر کافی تحقیق کی ہے اور کئی مقالے بھی لکھے ہیں۔ ایک واقعے کے بارے میں بتاتے ہیں کہ قیام پاکستان کے بعد گورنر جنرل ہاوس میں ایک لان میں نئی گھاس لگائی گئی تھی اور حکم دیا گیا تھا کہ اس گھاس پر کوئی چہل قدمی نہیں کرے گا۔ ایک محافظ کی ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ وہاں جانے والے بندوں کو منع کرے گا۔ شام کی چہل قدمی کرتے ہوئے قائد اعظم خود اس احاطے میں داخل ہونے لگے تو گارڈ نے سیٹی مار کر ان کو روکا اور ان کو تلخ انداز میں کہا کہ یہاں جانے سے منع کیا گیا ہے، آپ کیوں ادھر جا رہے ہیں؟ جب وہ واپس مڑے اور گارڈ نے دیکھا کہ قائد اعظم ہیں تو تب بھی گارڈ اپنی بات پر قائم رہا کہ جب ایک مرتبہ گورنر جنرل نے ایک حکم دے دیا ہے تو آپ کو بھی یہاں جانے سے منع کیا جاتا ہے۔ قائد اعظم اس کی بات سن کر بہت خوش ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اس طرح کی سوچ کا رجحان اگر معاشرے میں ہوا تو پاکستان بہت ترقی کرے گا۔ اس وقت بھی قائد اعظم نے میرٹ اور rule of law کو نظر انداز نہیں کیا حالانکہ ان کی حیثیت ایسی تھی کہ ان کے لیے کوئی بھی law, rule, constitution bent کیا جا سکتا تھا لیکن انہوں نے اس کا غیر ضروری فائدہ نہیں اٹھایا۔ آج سے پانچ، چھ ماہ پہلے ہمارے موجودہ وزیر اعظم جناب یوسف رضا گیلانی صاحب نے جیو ٹی وی کے ایک شو میں انٹرویو دیتے

ہوئے کہا تھا کہ جتنی بھی تقرریاں ہوں گی، وہ صرف میرٹ پر ہوں گی، پروگرام کے اینکر کامران خان صاحب نے نشاندہی کی کہ آپ کے دور میں NIT, CBR میں اور Ambassadors in UN, USA, UK ایسے لوگ جو غیر پیشہ ورانہ ہیں اور ان کی تقرریاں میرٹ پر نہیں کی گئیں، اس پر وزیر اعظم صاحب نے کہا تھا اب state department میں جو بھی عہدہ خالی ہو گا، اس کے لیے باقاعدہ اخبار میں advertise کیا جائے اور پاکستان کے بہترین صلاحیتوں والے لوگ ان عہدوں پر تعینات کیے جائیں گے۔ دو، تین دن پہلے یہ خبر آئی کہ انتہائی اہم state department میں جہانگیر بدر کے قریبی رشتہ کو Head لگایا گیا ہے۔ تمام کیے ہوئے دعوؤں کو نظر انداز کر کے اسی رجحان کی طرف آ رہے ہیں۔ اسلام آباد میں Chairman, CDA کی تقرری بھی قابل تشویش ہے اور کافی لوگ کہتے ہیں کہ باقاعدہ under table deals ہوئی ہیں جن کے تحت ان کی تقرری ہوئی ہے۔ اسلام آباد میں پھیلنے والی کسی بھی افواہ میں کوئی نہ کوئی سچائی ضرور ہوتی ہے۔ سیاسی پارٹی اقتدار میں آتے ہیں اپنے ورکروں کو نوازنا شروع کر دیتی ہے۔ پیپلز پارٹی جے دور میں سندھ کے لوگوں کو پی آئی اے، سی ڈی اے اور مختلف development authorities میں ملازمتیں فراہم کی جاتی ہے۔ ابھی حال ہی میں اعلیٰ عدالتوں میں جو judges appoint کیے گئے، ان سب کی political affiliation تھی۔ تحریک اور reinstatement سے پہلے آنے والے ججوں کی کوئی نہ کوئی political affiliation تھی اور یہ جیالوں کے نام سے جانے جاتے تھے۔ یہ رجحان ہم نے army rule میں بھی دیکھا کہ وہ بھی مختلف محکموں میں اپنے ex-military men کو لے آتی ہے، اب بھی جمہوریت بحال ہونے کے باوجود کئی اداروں میں وہ ex-military men in service ہیں۔ کئی سفیر جن کی تربیت اس طرح سے نہیں ہوئی لیکن وہ اپنے عہدوں پر فائز ہیں تو اس سے جس کا حق ہوتا ہے کیونکہ اس نے پندرہ، سولہ سال نوکری کی ہوتی ہے، اس پر باہر سے بندہ لا کر بٹھا دیا جاتا ہے تو ظاہر ہے وہ disgruntle ہو گا۔ اس طرح سے resentment factor تو آئے گا۔ اگر ہم اس اقربا پروری کو پروان چڑھاتے رہے، سفارش کے تحت چلتے رہے تو پاکستان میں ترقی نہیں ہو سکتا اور rule of law supreme نہیں ہو سکتا۔ شکریہ۔

جناب یاور حیات: میڈم! ایک information ہے، اس کو clarify کرنا ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر صفدر محمود صاحب کا ذکر کیا ہے کہ گورنر جنرل کا آرڈر تھا کہ گھاس پر نہ چلا جائے اور قائد اعظم محمد علی جناح وہاں پر گئے تو Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah was the first Governor General of Pakistan تو کس کا آرڈر تھا، اگر اپنا تھا تو وہ اس گھاس پر کیوں جا رہے تھے، یہ ذرا واضح کر دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یاور صاحب، ذرا sensible قسم کے سوال کیا کریں۔ اب آپ قائد اعظم پر ---

جناب عمیر فرخ راجہ: اس واقعے کو بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ایک بندہ جو اپنے دیے ہوئے آرڈر کو پامال نہیں کرتا تو آپ اس کی سوچ دیکھیے کہ وہ دوسروں کے لیے کیا چاہتا تھا، اس لیے بجائے اس کے کہ اس میں کیڑے نکالیں، اس سے سبق حاصل کریں۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Zameer Malik.

جناب ضمیر احمد ملک: شکریہ میڈم سپیکر۔ جس طرح میرے دو بھائیوں نے پاکستان پیپلز پارٹی پر تنقید کی ہے تو یہ coalition government ہے، اس میں MQM, ANP اور دیگر پارٹیاں بھی ہیں، اس لیے اس کو پاکستان پیلز پارٹی کی حکومت نہ کہا جائے۔ جس طرح کے بہتان لگے ان میں سے چند کے جواب دوں گا کہ یہاں پر ریٹائرڈ جنرلوں کی بات کی گئی تو اس سے پہلے PIA میں retired General آتا تھا، آج ان کو اپنا بندہ ہے، پاکستان سٹیل مل ہمیشہ ایک جنرل نے چلایا ہے، Civil Aviation کو بھی جنرل نے چلایا، اس کے طور طریقوں کے وجہ سے اس کو air force سے retired Air Marshal چلاتا ہے، آج وہاں ایسا ہی ہے۔ مجھے تو بڑے بڑے ادارے جہاں پر trade unions ہیں، وہاں تو جنرل نظر نہیں آ رہے، ان کو پتا نہیں کہاں پر نظر آ رہے ہیں؟ ایسے ہوا میں بات نہ کیا کریں؟ اگر Wah Ordinance Factories میں کوئی جنرل ہے تو وہ اسلحہ بنانے کا ادارہ ہے اس میں کوئی جنرل ہی ہو سکتا ہے کیونکہ اگر civil bureaucracy سے کسی کو لگائیں گے تو اس کو اسلحہ کے بارے میں کچھ پتا نہیں ہو گا، وہ وہاں کیا کرے گا؟ پیپلز پارٹی کے جیالوں کو نوازنے کی بات ہوئی، پتا نہیں ہمارے دوستوں اور خاص طور پر central Punjab والوں کو peoples party phobia کیوں ہے؟ اگر پاکستان پیپلز پارٹی کے ورکر کو نوازا جا رہا تو ہر الیکشن میں سوائے ان کے جو establishment کے جھنڈے تلے ہوئے، ہر الیکشن میں پیپلز پارٹی کو سب سے زیادہ ووٹ ملے۔ اس لیے ہم نے عوام کو نوکریاں دینی ہیں۔ میرٹ کا نظر انداز کر کے اپنے جیالوں کو نوازنے کی جو بات کی جا رہی ہے تو آپ اخبارات کا مطالعہ کریں تو لیاری جو پاکستان پیپلز پارٹی کا قلعہ ہے، وہاں کے جیالوں نے بھوک ہڑتال کی ہوئی ہے اور اس کو چار ماہ ہو گئے ہیں۔ اگر ہم جیالوں کو نوکریاں دے رہے ہیں تو یہ بھوک ہڑتال کیوں کی جا رہی ہے؟ یقیناً ہمارا کلچر ہے، پاکستان میں میرٹ پر کچھ نہیں ہوتا۔ ہمارے گھروں میں میرٹ نہیں ہوتا کیونکہ جو لاڈلا بیٹا یا بیٹی ہو اس کو نوازا جاتا ہے۔ اس لیے سوسائٹی میں پہلے میرٹ لانا ہو گا کیونکہ سوسائٹی حکومت بناتی ہے۔ PIA,CDA, Steel Mills کی بات کی گئی تو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ جب پیپلز پارٹی کی حکومت بنی تو سب سے پہلا اعلان ہوا ان اداروں میں جو لوگ daily wages پر ملازم ہیں، ان کو مستقل کر دیا جائے۔ پیپلز پارٹی گیارہ سال کے بعد حکومت میں آئی ہے، ان میں ہمارے بندے تو نہیں تھے کیونکہ گیارہ سال میں ہمیں تو کسی نے نوکریاں نہیں دیں۔ ہم نے CDA, PIA, Steel Mills میں جتنے بھی مستقل ہوئے ہیں، ان میں پاکستان پیپلز پارٹی کا کوئی جیالا نہیں ہے۔ میری 1997 سے پیپلز پارٹی سے وابستگی ہے، میں master degree رکھنے کے باوجود ابھی تک بے روزگار ہوں، اس لیے یہ بہتان جو حقیقت نہیں ہیں، اس لیے حقیقت کے دیکھ کر بات کی جائے۔ چوہدری نثار صاحب سے ہم نے کبھی ایسی بات نہیں سنی، ان کے پاس ایک office ہے، وہ کیوں accountability نہیں کرتے۔ شکریہ۔

(Voices of Point of order)

Madam Deputy Speaker: Esam Sahib and Waqar Sahib, if it is relevant to the resolution, then please speak.

Mr. Esam Rehmani: Yes it is for the information for members of Youth Parliament.

Madam Deputy Speaker: Waqar Sahib, we will give 30 minutes for him and then to you.

جناب ایصام رحمانی: ضمیر صاحب ایک سے زیادہ جگہ پر کام کر رہے ہیں، یہ ان کے اپنے الفاظ ہیں اور یہ long leave لے کر وہاں سے تنخواہ بھی وصول کر رہے ہیں، دو تین دوسری باتیں ہیں لیکن میں اپنی باری پر بات کروں گا۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: All the members of the Youth Parliament,

جب آپ کسی fellow member کی specially personal capacity میں بات کرتے ہیں تو then you should have solid evidence. Because اب وہ آپ کے بارے میں کچھ کہیں گے کہ آپ کیا کرتے ہیں and then there will be a useless debate.

جناب ضمیر احمد ملک: میڈم سپیکر! میں ایسے الفاظ استعمال نہیں کروں گا۔ انہوں نے بہتان لگا دیا کہ دو تین اداروں میں ملازمت کر رہا ہوں، یہ گورنمنٹ کے کسی ادارے سے check کرا لیں کہ میں وہاں پر enrolled ہوں۔ یہ اپوزیشن لیڈر ہیں، کم از کم ان کو یہ تو معلوم ہونا چاہیے کہ ایک بندہ دو، تین اداروں میں نہیں ہو سکتا۔ یہ حقیقت کی بات کریں۔

Madam Deputy Speaker: Esam Sahib, if you have solid evidence.

جناب وقار احمد: ہو تو بہت نہیں سکتا، آٹھ سال تک criminal charges پر جیل میں رہنے والا شخص صدر نہیں بن سکتا لیکن ہمارے ملک میں بہت کچھ ہوتا ہے۔ جناب سپیکر! میں ضمیر صاحب کی تقریر سن رہا تھا، اتنا افسوس نہ ہوتا اگر پیپلز پارٹی کے عام ورکر کو نوازا جا رہا ہوتا، ہاں میرٹ کی پامالی کا افسوس ضرور ہوتا۔ اس بات کا افسوس ہے کہ جیل میں رہنے والا sweeper, وہاں پر نائی اور حمام چلانے والے اس حکومت میں key positions پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

(مداخلت)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضمیر صاحب، تشریف رکھیں، ان کو بات کرنے دیں۔

جناب ضمیر احمد ملک: میں walk out کر رہا ہوں، وہ elected لوگ ہیں، ہم نے ان کو ووٹ دیا ہے، ہمارے elected لوگوں کو یہ نائی کہہ رہے ہیں، یہ ہماری توہین ہے، ہم نے ووٹ دیا ہے۔

(اس موقع پر جناب ضمیر احمد ملک احتجاجاً ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب وقار احمد: میں یہ واضح کرنا چاہوں گا کہ میں منتخب لوگوں کو نہیں کہہ رہا تھا بلکہ جن کو in this system through positions نوازا جا رہا ہے۔

Madam Deputy Speaker: Honourable Abdullah Laghari.

جناب عبداللہ لغاری: شکریہ میڈم سپیکر۔ وقار صاحب نے بہت کہہ دیا ہے اور کافی باتیں ہو گئی ہیں۔ اگر اس یا کسی بھی حکومت کے حوالے بات کی

جائے تو یہ قطعی غلط نہیں ہو گا کہ ہر حکومت میں favouritism پایا جاتا ہے لیکن پیپلز پارٹی کے بارے میں کہا جاتا ہے کیونکہ وہ عوام دوست حکومت ہوتی ہے لیکن زرداری صاحب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ صرف دوست حکومت کرتے ہیں۔ جیسے وقار صاحب کی بات پر ضمیر صاحب نے غصہ کیا تو سینیٹ میں کچھ لوگ selected ہیں، elected نہیں ہیں۔ جہاں تک نوازنے کی بات ہے تو ministries میں کچھ ایسے لوگ ہیں جن کا کوئی back ground نہیں ہے۔ میں نام نہیں لینا چاہتا لیکن اس کے بغیر بات نہیں ہو سکتی۔ رحمن ملک صاحب جس وزارت کو سنبھال رہے ہیں، وہاں پر پہلے مشیر ہوتے ہیں، ان کو سینیٹر بنا کر وزیر بنا دیا گیا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ مشیر پٹرولیم ڈاکٹر عاصم کا back ground دیکھیں تو پتا نہیں چلتا کہ کہاں پر petroleum سے منسلک تھے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ یہاں پر سینیٹر بنائے جاتے ہیں، سیٹیں بیچی جاتی ہیں۔ ایک standard set کیا جاتا ہے اور اس کا ایوان کو پتا ہے، اس لیے میں اس بارے میں بات نہیں کروں گا۔ اس لیے جہاں تک نوازنے کی بات ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنے لوگوں کو نوازا ہے۔ یہ جیالوں کی بات کر رہے تھے کہ ان کو بھی نوکری نہیں مل رہی تو اس کی وجہ بھی ہمیں پتا ہے، اس کو House judge کر سکتا ہے۔

Madam Deputy Speaker: Abdullah Sahib, you should take your words back because

آپ کسی کو personal capacity میں اس طرح criticize نہیں کر سکتے۔

جناب عبداللہ لغاری: ٹھیک ہے، sorry سپیکر صاحبہ۔ جس طرح گورنمنٹ اداروں IB, Intelligence Agencies, Ministries ہوں، آپ نے ایک سو چالیس وزیروں کی فوج بنائی ہوئی ہے، وہ منتخب لوگ ہیں لیکن اس ملک میں اگر Postal Services کی بھی وزارت ہو گی تو یہ المیہ نہیں تو کیا ہے؟ آپ باہر جا کر کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، ہم نے budget deficit پورا کرنا ہے، ہماری economy down جا رہی ہے، ہمیں پیسے دیں۔ یہاں پر آپ Mercedes and BMW سے اترنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ یہاں پر وزیروں کی فوج بنائی ہوئی ہے، کل وزیر برائے خصوصی اقدامات بنا دیں گے تو اس کا کیا جواز ہے اور یہ نوازنا نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ کہا جائے کہ یہ elected representatives ہیں جو اپنا کام کر رہے ہیں تو پھر یہ کہنا جائز نہیں ہو گا اور ان کی اطلاع کے لیے کہ سینیٹ میں جو لوگ ہیں وہ elected نہیں ہیں۔ جو مشیروں کی فوج ہے وہ elected نہیں ہیں۔ یہ بتائیں کہ وہ لوگ کون ہیں، جو کسی back ground کے بغیر appoint کیے گئے ہیں، چاہے وہ مشیر پٹرولیم ہوں یا وزارت داخلہ کے مشیر ہوں یا کوئی اور ہوں، وہ کہاں سے آئے۔ کیا یہ نوازنا نہیں ہے؟ کراچی میں دیکھیں تو KESE کے owners کو نہیں نوازا نہیں گیا، ان کے links کہاں develop ہو رہے ہیں؟ وہ President House جا رہے ہیں یا نہیں؟ Rental Power Houses کے معاملے میں کتنی transparency دکھائی گئی، سب کو پتا ہے۔ جہاں آپ walk out کر رہے ہیں، وہاں یہ realize بھی کریں کہ واقعی ایسی appointments ہو رہی ہیں جن کا کوئی جواز نہیں ہے۔ شکریہ۔

(جناب ضمیر احمد ملک صاحب دوران تقریر ایوان میں واپس آ گئے)

Madam Deputy Speaker: Thank you. Zameer Sahib, before you say some thing, I would like to clear some thing that transparency and ill merit is some thing else but criticizing some profession is extremely bad.

کوئی نائی، حجام یا قصائی ہو he has all rights to get elected in the parliament and even get to the post of President because every profession may has to be respected. Of course, some thing that does not meet the criteria or merit criteria fulfill نہیں کرتی، اس پر ہم ہمیشہ تنقید کر سکتے ہیں۔ جی ضمیر صاحب۔

جناب وقار احمد: میں کسی profession کی بات نہیں کر رہا تھا، میں relevance کی بات کر رہا تھا۔ Interior ministry سنبھالنا اور کسی اور profession کو link کچھ نہیں ہوتا some one who has served in intelligence agencies for a long time would be more relevant for that. دوسری بات یہ ہے کہ اگر ضمیر صاحب کو میری باتیں تلخ لگی ہیں تو I would extend my apologies for that. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Zameer Sahib.

جناب ضمیر احمد ملک: جناب سپیکر صاحبہ! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ میرے بھائی نے کہا آٹھ سال تک جیل رہنے والا تو presidency میں ہے تو ستائیس سال جیل میں رہنے والا نیلسن منڈیلا بھی تو South Africa کا صدر بنا۔ اگر صدر زرداری نے آٹھ سال جیل میں گزارے تو آج کے so called Chief Justice جن کے لیے بہت سی ریلیاں نکالی گئیں، کہا جاتا ہے کہ ان کے فیصلے ہمیشہ بہت اچھے ہوتے ہیں تو صدر زرداری کے cases اس Chief Justice کے پاس بھی جاتے رہے لیکن ایک فیصلہ بھی زرداری صاحب کے خلاف نہیں آیا۔ ہم دس سال نہیں پچاس سال تک کیس چلانے کے لیے تیار ہیں لیکن حکومت پاکستان کا خرچ ہوتا ہے۔ اگر NRO آیا تھا تو پاکستان پیپلز پارٹی کی جیالے اتنے غیرتمند ہیں کہ وہ پارٹی کو کروڑوں روپے دے سکتے ہیں۔ ان کیسوں پر لاکھوں روپے خرچ ہوئے ہیں، ان کو اس کا کوئی احساس نہیں ہے، اگر مزید دس پیسے لگائے جائیں گے تو وہ ایک بوجھ نہیں ہوں گے۔ عبداللہ بھائی نے میرٹ کی بات کی تو ہمارا MQM سے اتحاد سندھ میں صرف نوکریوں پر ٹوٹنے والا ہے کیونکہ پیپلز پارٹی کہتی ہے کہ میرٹ پر دیں گے جبکہ ایم کیو ایم کہتی ہے ہمارا کوٹہ رکھو۔ میں اس ایوان سے پوچھتا ہوں کہ آپ صدر زرداری کو تو criticize کرتے ہیں کیونکہ وہ سندھ سے ہے جو چھوٹا صوبہ ہے، یہ حقیقت ہے، ہو سکتا ہے آپ کو اس سے اختلاف ہو لیکن میں خود پنجابی ہونے پر فخر کرتا ہوں لیکن مجھے، میرے سندھی، بلوچ دوستوں کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ ان کی leadership کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کا لیڈر بچے سے پیپر دلواتے ہوئے پکڑا جاتا ہے، اس کے خلاف کوئی action نہیں لیا جاتا، کوئی rape case میں involve ہے، کوئی کسٹم والوں کو مار کر آ جاتا ہے، ان کے خلاف کوئی action نہیں ہوتا اور بات ہوتی ہے good governance کی۔ گوجرہ میں مسیح لوگوں پر سات گھنٹے فائرنگ ہوتی رہتی ہے، پولیس کہاں تھی، مسلم لیگ (ن) پر کوئی تنقید نہیں کی جاتی صرف آصف علی زرداری پر تنقید کی جاتی ہے۔ ہمیں اس لیے افسوس ہوتا ہے کہ وہ ہمارا منتخب نمائندہ ہے۔

میڈم سپیکر! آپ کی توجہ چاہوں گا، عبداللہ بھائی نے بات کی کہ ہم نے سینیٹ میں فلاں بندے کو بھیجا، ہم نے ٹکٹ دیے۔ جناب، آپ کو یہ حق ہی نہیں ہے کہ ہم سے یہ سوال کریں، آپ تو پیپلز پارٹی کے ممبر نہیں ہیں، میں ممبر ہوں، میں اپنی leadership سے یہ سوال کر سکتا ہوں اور یہاں تو لوگ چاپلوسی پسند کرتے ہیں، میرا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی کے student wing سے ہے، ہمیں چاپلوسی کلچر نہیں ملا۔ آصف زرداری نے غلط کیا تو میں نے اس floor پر کہا کہ غلط کیا۔ اگر ہم سینیٹ کی ٹکٹ کسی کو بھی دیں تو عبداللہ بھائی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کہیں کہ فلاں آ رہا ہے، ہماری مرضی، ہماری پارٹی ہے، ہم نے اس خون سے بنایا ہے، ہم جس کو دینا ہو گا، ہم دیں گے، دیں گے، دیں گے۔

Mr. Taimoor Skinder: Madam Speaker, point of order.

Madam Speaker: Taimoor Sahib, 30 seconds only.

جناب تیمور سکندر: شکریہ میڈم سپیکر۔ پہلی بات یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہمیں حق پہنچتا ہے کہ ہم کسی کو ٹکٹ دیں یا نہ دیں، بی بی یہ کہتی کہتی مر گئی کہ یہ پاکستان کی پارٹی ہے، میری نہیں ہے اور انہوں نے اپنی پارٹی بنا لی ہے۔ ہر پاکستانی کو حق ہے کہ وہ سوال کرے کہ کس کو ٹکٹ دیا جاتا ہے، کس کو نہیں دیا جاتا۔ دوسری بات انہوں نے نیلسن منڈیلا کی بات کی تو نیلسن منڈیلا صاحب completed his term اور وہ NRO کے چور دروازے سے حکومت میں نہیں آئے تھے۔ وہ سب کو clear کر کے آئے تھے۔ تیسری بات یہ ہے اگر یہ بات کرتے ہیں کہ ہم نے کسی کو نوازا ہے، کسی کو نہیں نوازا تو شاید یہ بھول گئے ہیں یا شاید ان کو پتا بھی نہ ہو کہ NHA میں حال ہی میں Assistant Director کی آسامی خالی ہوئی تھی اور درخواستیں وہاں جانی تھیں اور وہ فریال تالپور کے گھر پہنچ گئیں۔ فریال تالپور کا NHA سے کیا تعلق ہے؟ یہ نواز نہیں رہے؟ ان کو چاہیے کہ پہلے فریال تالپور سے سوال کریں کہ xxxxxxxxxx[1]

جناب ضمیر احمد ملک: سپیکر صاحبہ! یہ فریال تالپور کے گھر کیا کر رہے تھے، مجھے بتائیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، تیمور صاحب، you should not use such words.

جناب تیمور سکندر: سپیکر صاحبہ! I am sorry for the remarks لیکن فریال تالپور صاحبہ کے دفتر کے بہت لوگ ہیں جو میرے واقف ہیں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی ضمیر صاحب، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب ضمیر احمد ملک: یہ میرے ساتھ کل چلیں، میں پیپلز پارٹی چھوڑ دوں گا، میں student wing کو رکن ہوں، اگر فریال تالپور کا NHA letter کے لیے کہیں گیا ہو گا، میں اس ایوان میں کہتا ہوں کہ میں پریس کانفرنس میں پیپلز پارٹی پر یہ allegation لگاؤں گا، یہ ہواؤں میں باتیں نہ کریں۔

Madam Deputy Speaker: Thank you Zameer Sahib. Honourable Ahsen Yousaf.

---

[1] Xxxxxxx words expunged by the order of the Chair.

Mr. Ahsen Yousaf: Thank you Madam Speaker. Although the situation has already taken very interesting turn but the word that has been mentioned as nepotism that is not sufficient according to my point of view. I think another word that the cronyism should also be inserted in this clause to include all anomalies being practiced in Pakistan. As far as nepotism is concerned that is well entranced into the Constitution itself so we can not exclude it until we make such an amendment into the Constitution. How that we can make it? The Constitution says that "Prime can appoint any General to the Chief of Army Staff or to any other portfolio as he deem expedient". So there is no check and balance on the powers of President. Again "the Governor can enjoy the office or tenure as the President is pleased". So during the plight of the President, the Governor may hold office. Again that is nepotism and then there are many relevant examples are here that all these Governors are still holding the offices while many people raised objections over them but no action has ever been taken.

Then we have also the spoil system in America, that is again nepotism. There are appointments on political basis. All the judges in American Supreme Court are appointed by the President and their own party line but there is a different issue that they are life time judges. So once they are appointed, they become neutral in a sense but here that is a different issue. Nepotism that is really culture, that is world wide culture not only in Pakistan it exists but the people are getting very aware full of the rights and their rights have been usurped. So they can now raise uproar or hue and cry that why our rights are being taken over we are not given our due rights or credit. Like we see the jumbo cabinets are there and Pakistani already in limbo. So we need to discourage this culture of nepotism plus cronyism so as to make our country more prospers, stronger and constructive. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Gul Bano.

مس گل بانو: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں ضمیر صاحب سے یہ کہنا چاہوں گی کہ jobs جیالوں کے لیے نہیں بلکہ ان لوگوں کے لیے ہوتی ہیں جو لیڈروں کے بہت قریب ہوتے ہیں۔ جیالوں کا کام تو صرف پارٹی کو promote کرنا ہوتا ہے کیونکہ میں نے جتنے بھی جیالوں کو دیکھا ہے، ان کو کبھی بھی ملازمت نہیں ملتی۔ وہ چاہے پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن)، ایم کیو ایم کے ہوں، اس طبقے کے لوگوں کو ملازمتیں کبھی نہیں دی جاتیں۔ جب گورنمنٹ کی اقربا پروری کی بات ہوتی ہے تو لیاقت علی خان کی شہادت اور اس کی جو تحقیقات ہوئی تھیں، جو میرے علم میں ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب انہوں نے اپنے department میں transparency کی بات کرنا شروع کی تھی تو اس کے بعد ان کی شہادت ہو گئی اور جو لوگ involve تھے، وہ high post پر پہنچ گئے تھے۔ یہ سسٹم ان کی شہادت کے بعد شروع ہو گیا اور آنے والی ہر حکومت میں یہ ہوتا رہا کہ ہر آنے والے نے اپنے نزدیکی لوگوں کو promote کرنا شروع کر دیا اور یہ صرف government departments تک محدود نہیں رہا بلکہ private sector, educational department, banks ہوں، ان سب میں اقربا پروری چلتی ہے۔ خاص لوگوں کو موقع دیا جاتا چاہے کتنے ہی قابل لوگ ہوں لیکن اگر ان کے پاس sources and resources نہیں ہیں تو ان

کو کبھی بھی موقع نہیں ملتا۔ حکومت کی حد تک نہیں رہنا چاہیے بلکہ ہمیں transparency, implementation of law کی بات کرنی چاہیے۔ جب تک یہ نہیں ہو گا، لوگوں کو چاہے وہ government sector or private sector کے ہوں، ان کو خوف نہیں ہو گا۔ جب سزا کا خوف پیدا ہو گا تو انشاء اللہ تبدیلی آ جائے گی۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Rafique Wasan.

جناب رفیق وسان: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں یہاں پر جو culture of nepotism پر بات ہو رہی تھی، اس حوالے سے بات کروں گا۔ پاکستان کے bureaucratic system میں اس کو تین مختلف forms or levels پر دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک صورت deputations, attachments and transfers کی شکل میں خاص طور پر حکومت کے اداروں میں ہوتی ہے۔ اس طرح کام suffer ہوتا ہے۔ ایسے ادارے بھی ہیں، جن میں non technical لوگوں کو بھی deputation پر وہاں پر appoint کیا جاتا ہے۔ اب خاص طور پر federal government نے attachment introduce کی ہے مثلاً اسلام آباد کا بندہ کراچی جانا چاہتا ہے تو اس کو deputation کی بجائے attachment پر بھیجا جاتا ہے۔ اس سے public service departments کا کام suffer ہوتا ہے۔ Engineering departments میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ non technical persons induct کیے جاتے ہیں۔ Bureaucracy میں جو اس طرح کا nepotism ہے، اس کو بھی highlight کیا جائے کیونکہ اس کی اہمیت اس لیے زیادہ ہے کہ اس سے public service departments کا کام suffer ہوتا ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Mohsin Saeed.

جناب محسن سعید: شکریہ میڈم سپیکر۔ میرے fellow parliamentarians نے میرے دل کی بات کہہ دی ہے۔ میں organizational structure government sector میں ہے، اس میں کافی flaws ہیں۔ اگر کسی سکول کی دیوار گر گئی ہے تو اس کے لیے اتنا لمبا procedure ہوتا ہے کہ پہلے finance والے، پھر education department والے آتے ہیں اور جو چھوٹا سا کام ہے، اس کے لیے بھی کافی لمبا process ہے۔ جس طرح معزز وقاص صاحب نے کہا کہ government sector میں decentralization بہت ضروری ہے۔ اس اقربا پروری اور میرٹ کی پامالی کے جو نقصانات ہیں، ان پر روشنی ڈالنا چاہوں گا۔ اس سے youth or concerned candidates کا استحصال ہوتا ہے، ان میں احساس محرومی پیدا ہوتا ہے اور محنت کرنے کی لگن ختم ہو جاتی ہے۔ اس کا بڑا اثر اداروں کی ناکامی اور کھوکھلے پن کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ وسائل کا ضیاع بھی ہوتا ہے کیونکہ سفارشی بندہ اپنا کام صحیح طور پر نہیں کر پاتا اور اداروں کی تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ پاکستان میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ retirement کے بعد اسی post پر extension بغیر کسی وجہ کے دے دی جاتی ہے اور جو لوگ ترقی کے منتظر ہوتے ہیں، ان کا حق مارا جاتا ہے۔ ان چیزوں کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Esam Rehmani.

Mr. Esam Rehmani: Thank you Madam Speaker. Just to defuse a situation a little bit, one point of the story and the other half of the story

دونوں conflict کر رہی ہیں تو میں اس میں middle man کا role play کرنا چاہ رہا ہوں۔ کچھ باتیں غلط ہوئی ہیں لیکن کچھ صحیح بھی ہوئی ہیں۔ سب سے پہلے میں کہوں گا کہ پٹرولیم منسٹر کے بارے میں بات کی گئی تو اس حوالے جب میں as Leader of the Opposition or the Prime Minister was elected, he choose a shadow cabinet وہ solely ان پر تھا مگر he is responsible for their actions, that is a different story. When I take over a new business, then I want my people who are loyal to me to be there. مجھے پتا ہے کہ یہ اس business کے مفاد میں کام کریں گے اور existing لوگ شاید نہ کر پائیں تو میں ان کو جانتا ہوں، اس لیے ان کو رکھتا ہوں۔ ڈاکٹر عاصم صاحب جو اس وقت پٹرولیم منسٹر ہیں، ان کو کسی بھی Oil and Gas Company میں اگر شہباز ظہیر صاحب ہوتے تو زیادہ بہتر طور پر elaborate کرتے--- کسی کو مسئلہ نہیں ہے، عوام میں سے کسی نے کچھ نہیں کہا، he is a very educated man and it is absolutely right that he deserves that position. He has been working for this country. He has three hospitals, he is been serving people and just because he does not have a petroleum back ground, you know a lot of people do not have a lot of back ground but what we need right in Pakistan our loyal and sincere people. This is one half of the story, there is no harm in favouring some of your potential friends who can do good for the country تو ان کو بالکل آنا چاہیے۔ اقربا پروری پیپلز پارٹی میں بھی ہے۔ آپ عبدالستار ڈیرو صاحب کے بارے بات کرتے ہیں اور میں نام لے کر بتانا چاہوں گا کہ وہ ایسے آدمی تھے جو یہاں پر نوکری پیشہ آدمی تھے، پورٹ قاسم کے چیئرمین تھے، آئے تو نیچے لیول سے تھے اور انہوں نے ترقی کی مگر اتنی ترقی کی کہ عوام کے مجرم بنے۔ یہاں سے ہمارا پیسہ لے کر باہر گئے اور وہاں United Arab Emirats کی one of the leading companies in construction میں set کی کہ اجمان میں داخل ہوتے وقت welcome to Ajman بعد میں آتا ہے پہلے the sweet home welcomes you to Ajman آتا ہے۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ اتنے امیر آدمی ہیں۔ جب ان کو بتایا گیا کہ you can return back to Pakistan because of NRO تو ہمارے صدر صاحب نے ان کو کہا کہ تم پاکستان واپس آؤ تو اس نے کہا کہ I will come to Pakistan only on one condition, if you make me the Director General of all three ports. کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی multi billion dollar company چھوڑ کر یہاں آ رہے ہیں کیونکہ ان یہاں پر زیادہ attraction نظر آ رہی ہے تو یہ غلط ہے۔ ڈاکٹر عاصم صاحب جیسے لوگوں کو لگانا غلط نہیں ہے مگر فلپوٹو صاحب جیسے لوگوں کو سٹیل ملز بیڑہ غرق کرنے کے لیے دے دی، یہ غلط ہے۔ آج ہم جس طرح سٹیل ملز کے سلسلے میں شوکت عزیز کے بارے میں بات کرتے ہیں، اس سے بڑا scam یہ ہے کہ آپ کی running industry تھی جس کو آپ نے بیچنے نہ دیا تاکہ corruption prevail ہوتی رہے اور سب کی جیبیں بھرتی رہیں، یہ غلط ہے۔ The point I try to make is that کہ ضمیر صاحب اپنی جگہ صحیح ہیں مگر لغاری صاحب بھی اپنی جگہ صحیح ہیں۔ ہم لوگوں نے understand کرنا ہے ہے کہ there is no harm in bringing people جو آپ کے loyal friends ہیں، کل ہم سے کسی کو موقع ملے گا، میں نے یہاں پر اتنے اچھے دوست بنائے ہیں جن کا مجھے پتا ہے کہ وہ پاکستان سے loyal ہیں۔ ان کا تعلق شاید economic, finance, technical affairs

they will work for the betterment of this سے نہیں ہو گا مگر مجھے پتا ہے کہ county. So why not, so we have to understand this. Thank you so much.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Zameer Ahmed Malik: Point of clarification.

Madam Deputy Speaker: Zameer Sahib, please be very brief.

جناب ضمیر احمد ملک: انہوں نے فلپوٹو صاحب کی بات کی وہ سٹیل ملز کے چیئرمین نہیں، director ہیں اور سٹیل ملز منافع میں نہیں نقصان میں جا رہی ہے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Now I put the resolution to the House.

It has been moved that "This House is of the opinion that government of Pakistan should cease the culture of nepotism in government departments".

(The resolution was adopted)

Madam Deputy Speaker: The House is adjourned till 10:45 tomorrow.

[The House was then adjourned to meet again on 07th August, 2009 at 1045 a.m.]